اُستادُ الخطاطین صوفی خورشید عالم خورشید رقم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قلمی شہ پاروں کا مرقع

عرفان احمد قریشی

کیلی گرافرز ایسوسی ایشن آف پاکستان

18-D2، بلاک E2، سٹریٹ پاک ان گیسٹ ہاؤس، نزد قذافی سٹیڈیم، گلبرگ 3، لاہور

فون نمبر: 042-32802464 موبائل نمبر: 03009641360

Khatateen@gmail.com www.khatateen.org

کتاب ـــــــــ کلکِ خورشید
مرتب ـــــــــ عرفان احمد قریشی
صفحات ـــــــــ 128
ڈیزائن و لے آؤٹ ـــــــــ منیب احمد قریشی
سالِ اشاعت ـــــــــ 2019
مطبع ـــــــــ اعزازالدین پرنٹرز، لاہور
تعداد ـــــــــ 1000
قیمت ـــــــــ 650
ناشر ـــــــــ کیلیگرافرز ایسوسی ایشن آف پاکستان
اشتراک ـــــــــ ایوان علم و فن، ٹاپیکل قرآن فاؤنڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
خورشید رقم

پیش لفظ

عرفان قریشی صاحب نے یہ مسرت افزا خبر سنائی کہ صوفی خورشید عالم خورشید رقم کی خطاطی کے نمونوں پر مشتمل کتاب "کلکِ خورشید" پریس جانے کے لیے تیار ہے۔ اور جلد ہی طبع ہو کر سب کی دسترس میں ہوگی۔ یہ ایک قابل صد تعریف وتحسین عمل صالح ہے جو قریشی صاحب کے دستِ مبارک سے انجام پایا ہے۔ صوفی صاحب کے اوریجنل نمونوں کو سکین کر کے قریشی صاحب نے بڑی محنت اور مہارت سے کتاب ترتیب دی ہے جو ہماری خطاطی کے کتب خانے میں ایک وقیع وثمین اضافہ ہوگا اور انشاء اللہ صدیوں تک صوفی خورشید عالم کے ساتھ ساتھ عرفان قریشی صاحب کا نام بھی زندہ اور لوح ایام پر پائندہ رہے گا۔ صوفی خورشید شید عالم خورشید رقم کی کتاب ایک مینارہ نور ثابت ہوگی اور ایک جہاں اس سے اکتساب فن کرے گا۔

تمام مسلمان ممالک میں عربی خطاطی کا تعلق قرآن مجید کے واسطے سے معروف ہے۔ قرآن مجید مسلمانوں کی عبادات، ثقافت اور علم و تدریس کا بنیادی حصہ ہے۔ عربی خط، خط کوفی سے ارتقا کرتا مختلف شکلیں اختیار کرتا چھ خطوط میں ڈھل گیا جن میں تین خط جلی اور تین خط خفی تھے یعنی جلی خط، خط ثلث، محقق، اجازہ اور ان کے تابع خفی خط نسخ، ریحانی اور رقاع اس کے بعد نستعلیق شکستہ تعلیق دیوانی اور دیوانی جلی اور رقعہ وغیرہ دوسرے خطوط مستعمل ہوئے۔

خط نستعلیق ایران میں ایجاد ہوا، فارسی اور اس کے تابع علاقوں میں جیسے افغانستان ہندوستان میں نستعلیق کا رواج ہوا۔ ایران میں طباعت ٹائپ میں ہونے لگی۔ اس طرح وہاں خطِ نسخ میں ٹائپ ڈھلنے لگا اور نستعلیق وہاں طباعت کے میدان سے خارج ہوگیا لیکن ہندو پاک میں تمام طباعت نستعلیق میں ہوتی رہی۔ پہلے لیتھو میں بعد میں ونڈاٹک اور فلم کے ذریعے۔ کمپیوٹر کی ایجاد کی وجہ سے آج تک خط نستعلیق کا ہی پاکستان بھارت میں اجارہ ہے۔ برصغیر بہت بڑا علاقہ ہے اس لیے خطِ نستعلیق کی مختلف روشیں ہوگئیں۔ خطِ نستعلیق میں لاہوری، نستعلیق دہلوی، نستعلیق لکھنوی، نستعلیق حیدرآبادی، نستعلیق کی تقسیم پیدا ہوگئی اور ہر روش میں بے نظیر اساتذہ اور خطاط ہو گزرے ہیں۔ چونکہ لاہور اردو زبان کی طباعت واشاعت کتب کا بہت بڑا مرکز تھا اس لیے یہاں کے اساتذہ نے خطِ نستعلیق کی مخصوص شکل رواج دی جسے لاہوری نستعلیق کہتے ہیں۔ اس میں خط کے بڑے مجدد صوفی عبدالمجید پروین رقم تھے جنھوں نے ضوابط مرتب کیے اس کے بعد بھی بڑے اساتذہ نے اس خط کی پیروی کی اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنا رنگ اور ڈھنگ پیدا کیا ان اساتذہ میں ایک بڑا نام صوفی خورشید عالم خورشید رقم کا بھی ہے جن کی کتاب "کلک خورشید" کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

صوفی عبدالمجید پروین رقم کے بعد آنے والے بڑے اساتذہ میں تاج الدین زریں رقم کے بعد حافظ محمد یوسف سدیدی ،صوفی خورشید عالم مخمور سدیدی اور سیّد انور حسین نفیس رقم نے خطِ نستعلیق کو نئی جہتوں سے روشناس کیا۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ سیّد انور حسین نفیس رقم کے بعد اب صوفی خورشید عالم کے خطاطی کے نمونوں پر مشتمل یہ کتاب بھی منصۂ شہود پر آرہی ہے۔ اسی طرح حافظ یوسف سدیدی پر ایک بسوط کتاب ڈاکٹر انجم رحمانی صاحب نے تحریر کی دیکھیں کب چھپ کر بازار میں آتی ہے۔ اسی طرح بہت سے دوسرے خطاط حضرات ہیں جن کی کتابیں اگر مرتب ہوکر شائع ہوجائیں تو خطاطی کا عظیم خزانہ ہر خاص وعام کی دسترس میں ہوگا۔

کلکِ خورشید میں عرفان قریشی صاحب نے بڑی محنت سے خط سیکھنے کے لیے جو معلومات طالب علم کے لیے جاننا ضروری ہیں ان کو اپنے اجتہاد سے صوفی صاحب کے خط کو بنیاد بنا کر آسان سے آسان تر بنانے کی کامیاب کاوش کی ہے ان میں حروف کے میزان، قلم کی حرکت اور بناوٹ کے مراحل کو دکھانے کی بھرپور کوشش کی ہے اس طرح طالب علم کے لیے ضروری معلومات آسانی سے حاصل ہوجاتی ہیں۔ صوفی خورشید رقم کے خطی شہ پاروں کو چار حصوں میں پیش کیا گیا ہے پہلے حصے میں نستعلیق خط کے مفردات اور اسکی تشریحات، دوسرے میں مرکبات، تیسرے میں کلمات اور چوتھے حصے میں ترکیبات کا انتخاب ہے۔

زمانہ تیزی سے تبدیل ہورہا ہے نئی نئی ایجادات طلبہ تک معلومات آسانی سے ترسیل کررہی ہیں۔ اصل اصول تو یہی ہے کہ طالب علم سیکھنے کے لیے استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرے یہ تمام دنیا میں رائج الوقت طریق ہے۔ لیکن اگر استاد دستیاب نہ ہو تو عَلِّمْ بِنَفْسِكَ یعنی TEACH YOURSELF کا طریقہ ترتیب دیا ہے کہ آسانی سے ان کا لکھنا ممکن ہوسکے۔

قریشی صاحب نے **1990** میں "ایوان علم وفن" کے نام سے تنظیم بنائی اور اسلامی فنون خصوصاً فن خطاطی کے فروغ واحیا کی کوششوں کا آغاز کیا۔ سہ ماہی علم وفن شائع کرتے رہے ہیں۔ **2004** سے کیلی گرافرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے تحت اس فنِ خط وتذہیب وزخرفہ کی ترویج کی بھرپور کوشش کررہے ہیں اگر سب مل کر ان کے ساتھ کھڑے ہوکر تعاون کریں تو یہ شعبۂ فن دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے گا۔ ان شاء اللہ!

ملک نواز احمد اعوان

لاہور اگست **2019**
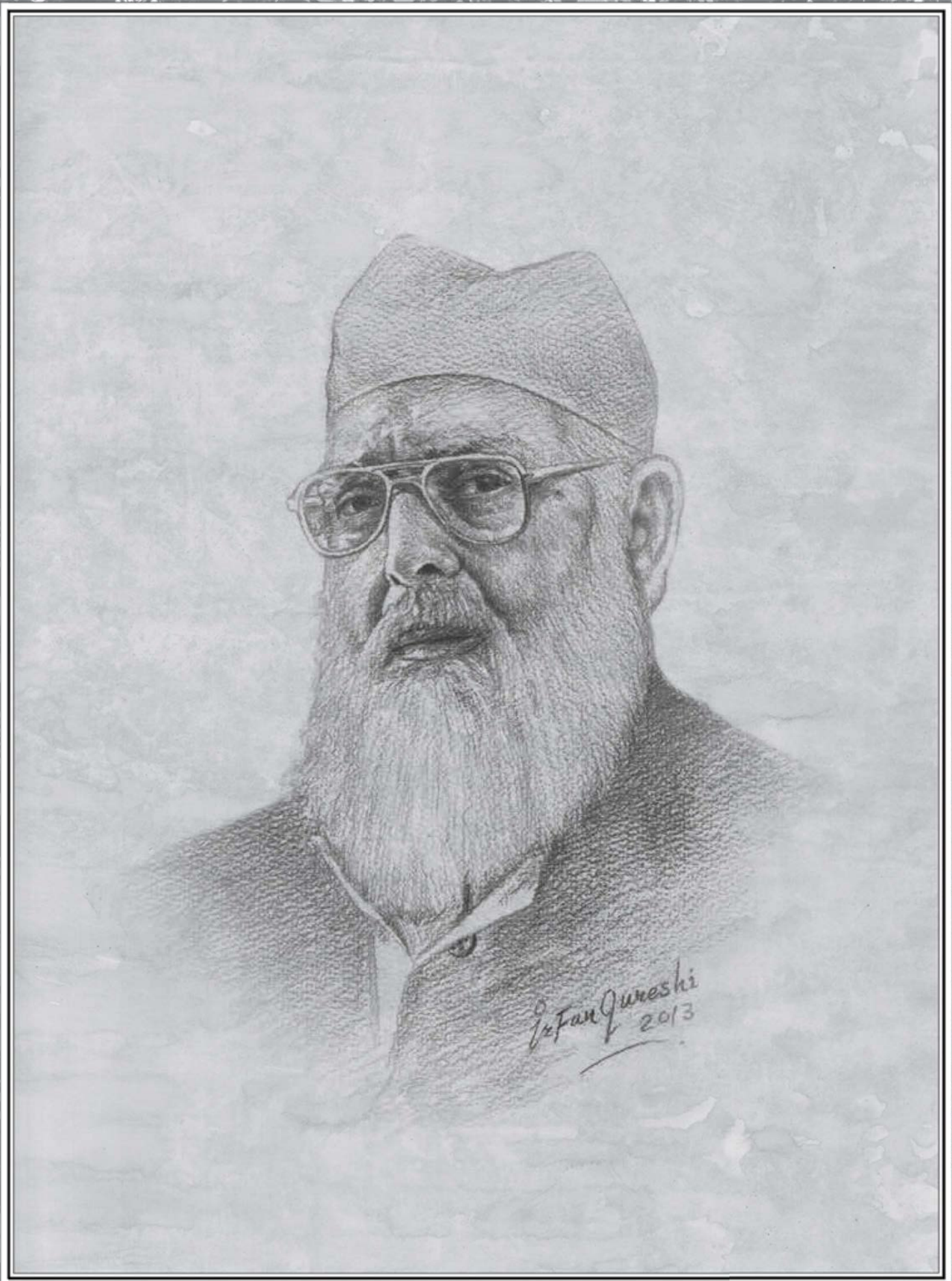
اُستادالخطاطین صوفی خورشید عالم خورشید رقم رحمہ اللہ

(1918ء - 2004ء)

عصرِ حاضر کے عظیم خطاط صوفی خورشید عالم خورشید رقمؒ نے ہاشمی النسب گھرانے میں آنکھ کھولی جس میں خطاطی کا ہنر نسل در نسل چلا آرہا تھا۔ آپ کے والد منشی رحمت علی مہاراجہ کپورتھلہ کے شاہی خطاط تھے۔ صوفی صاحب 25 دسمبر 1918ء بمطابق ۲۱ صفر ۱۳۳۷ ھجری بمقام ٹھٹہ انڈیا میں پیدا ہوئے جو کہ ریاست کپورتھلہ کا حصہ تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے دادا ولیٔ کامل حضرت غلام مصطفیٰ سے جبکہ خطِ نستعلیق کی تربیت اپنے والد رحمت علی شیریں رقم سے حاصل کی۔

ایک زمانے کے بعد جس صوفی خورشید عالم کو لوگوں نے خطاطِ بے مثال، درویشِ باکمال اور شاعرِ باجمال کے روپ میں دیکھا اس کے دل و دماغ کی دنیا میں بچپن سے جوانی تک آتے آتے خطاطی کی فنی مہارت، تزکیہ نفس اور باطنی طہارت اور شعر و عروض کی کمال دسترس حاصل ہو چکی تھی۔ آپ کے فنی سفر کی ابتدا ریاست کپورتھلہ کے سرکاری خطاط کے طور پر تقرر کی صورت میں ہوئی۔

قیام پاکستان کے وقت صوفی صاحب جب ہجرت کر کے پاکستان آئے تو شروع میں گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہوئے جہاں آپ کا پورا خاندان ہجرت کر کے آباد ہوا تھا۔ صوفی صاحب چونکہ فنِ خطاطی کو ہی اپنے کیریئر کے طور پر اپنانا چاہتے تھے اور آپ کے لئے ترقی کے امکانات گوجرانوالہ کے مقابلے لاہور میں زیادہ تھے لہٰذا آپ کچھ عرصے بعد لاہور منتقل ہو گئے۔

صوفی صاحب کپورتھلہ میں خطاطی سیکھنے اور بعد ازاں بطور خطاط کام کرنے کے دوران میں خطاطِ مشرق عبدالمجید پروین رقم کے کمالِ فن سے بے حد متاثر تھے اور دل میں خواہش رکھتے تھے کہ انہیں پروین رقم صاحب سے فن کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے۔ لیکن جب قسمت نے صوفی صاحب کو لاہور میں رہنے کا موقع دیا تو وہ بلند پایہ استاد دارِ فانی سے رحلت فرما چکے تھے۔ البتہ وقت کے ایک بڑے خطاط محمد صدیق الماس رقم تب حیات تھے۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شاگردی میں لینے کی درخواست کی۔ الماس صاحب نے چند سطریں لکھنے کے لیے دیں۔ جب صوفی صاحب نے ان سطور کو لکھ کر الماس صاحب کو دکھایا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ کو اصلاح کی چنداں ضرورت نہیں، آپ تو پہلے سے ہی کامل ہیں اور صوفی صاحب کو کچھ کام کرنے کو دے دیا۔ بعد ازاں صوفی صاحب تاج الدین زریں رقم کے ادارے سے وابستہ ہو گئے۔
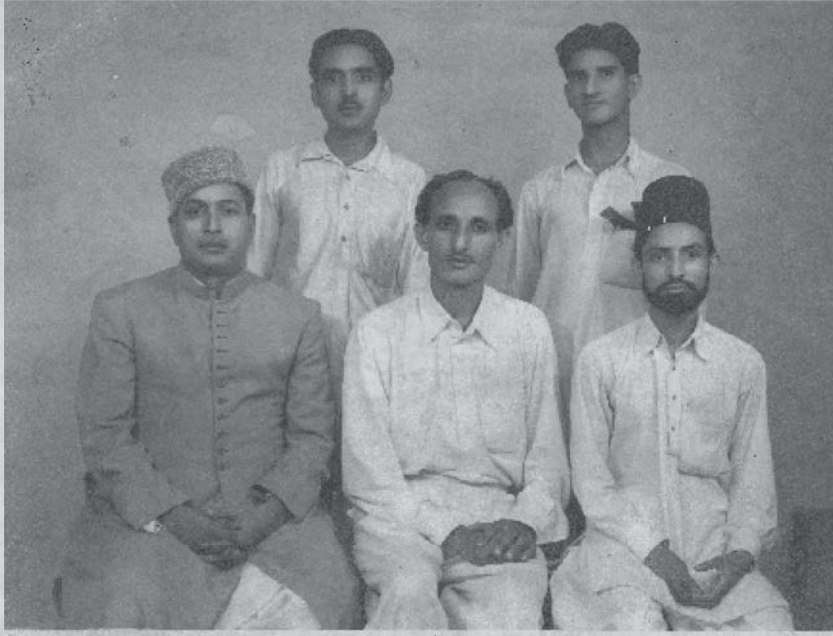
صوفی خورشید عالم خورشید رقم

بوئے گل

نالۂ دل

بود چراغ محفل

ایوان علم وفن کے زیر اہتمام لاہور میوزیم میں نمائش کا افتتاح 1990
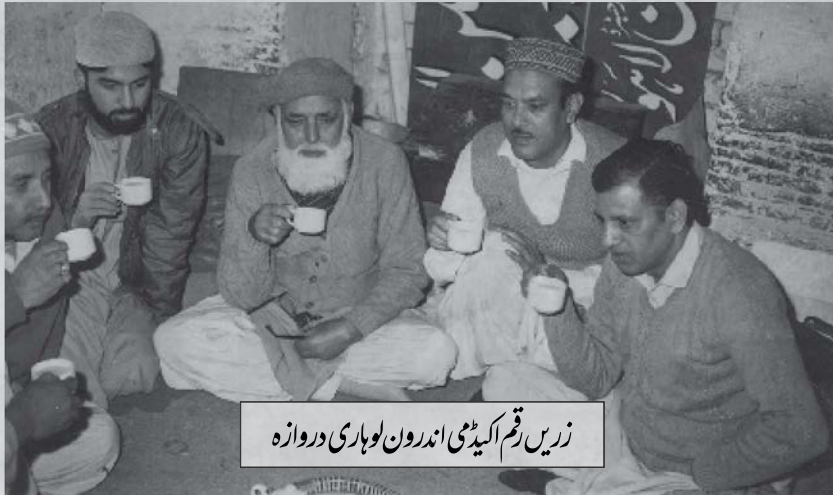
زریں رقم اکیڈمی اندرون لوہاری دروازہ
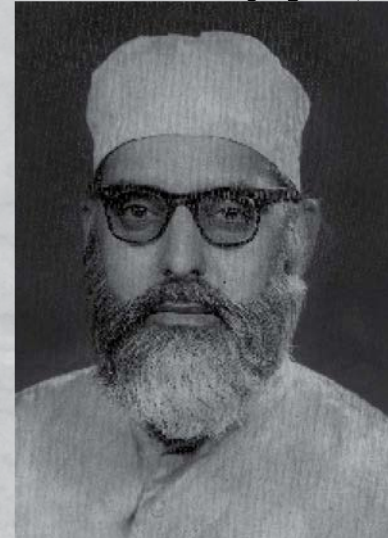
بیٹھک کاتباں، لاہور کی تاریخ اور ثقافت کا قدیم حصہ ہے۔ یہ اندرون لوہاری گیٹ میں واقع ہے۔ نامی گرامی اساتذۂ فن خطاطی یہاں سے فیض یاب ہوئے۔ صوفی صاحب نے اسی جگہ جناب تاج الدین زریں رقم سے فن کے اسرار و رموز سے آگاہی حاصل کی اور تاحیات اس ادارہ سے منسلک رہے۔ تاج صاحب کی وفات کے بعد حافظ محمد یوسف سدیدی علیہ الرحمہ اور سید انور حسین نفیس رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں تاج الدین زریں رقم کا جانشین مقرر کیا انھوں نے بیٹھک کاتباں کو زریں رقم اکیڈمی اور بعد ازاں زریں رقم انسٹی ٹیوٹ آف کیلی گرافی کا درجہ دینے کے لئے شب و روز محنت کی اور 50 سال کے اس طویل عرصہ میں خطاطوں کی چار نسلوں کو فیض پہنچایا۔

صوفی صاحب خطِ نستعلیق میں اپنی ایک انفرادی شناخت رکھتے ہیں جس میں حروف والفاظ کی نزاکت و لطافت اور جوڑ و پیوند کی باریکی نمایاں نظر آتی ہے جو دیگر اساتذہ فن سے انہیں ممتاز کرتی ہے۔ صوفی صاحب نے خطِ کوفی، خطِ ثلث، خطِ نسخ، خطِ دیوانی وغیرہ میں بھی کئی شہ پارے تخلیق کیے، لیکن آپ نے سب سے زیادہ یعنی 80 فیصد سے بھی زائد کام خطِ نستعلیق میں کیا۔ عربی خطاطی میں تخلیق کیے گئے فن پاروں میں عظیم ترک استاد حامد الآمدی کا رنگ نمایاں رہا۔ جو وقت کے بہت بڑے خطاط تھے اور صوفی صاحب اس بات کا خود بھی برملا اظہار کیا کرتے تھے۔

صوفی صاحب نے زندگی بھر جتنی کتابوں کی خطاطی کی ان کا شمار ممکن نہیں، کیونکہ یہ سلسلہ تقریباً سات دہائیوں پر محیط رہا۔ تاہم آپ کے چند نمایاں کاموں میں انجمن حمایت اسلام کے مطبوعہ قرآن حکیم کا اردو ترجمہ، صاحبزادہ نصیر الدین گولڑوی صاحب کی کتاب، مقدمہ آغوشِ حریت اور عظیم دانشور صاحبِ طرز ادیب جناب مختار مسعود کی کتابیں، آواز دوست، اور لوح و قلم شامل ہیں۔ صوفی صاحب نے نستعلیق کی تختیاں تیار کیں جن کی مشق کر کے کوئی بھی نستعلیق کے آداب اور اسرار و رموز سے بخوبی آشنا ہو سکتا ہے۔

صوفی صاحب نے اپنی زندگی کے آخری 55 سال لاہور میں گذارے 2 سال گوجرانوالہ اور شروع میں 29 سال اپنے آبائی شہر کپورتھلہ میں اور یوں 86 سال کی عمر پائی۔ جب آپ لاہور آئے تو ایک مشاق خطاط تھے لیکن تکمیل فن اور بلندئ معیار کی خاطر ایک عرصہ جناب تاج الدین زریں رقم سے کسب فیض کیا۔ ساتھ ہی ساتھ اور بعد کے دور میں مختلف اخباری اداروں میں ملازمت اختیار کی جن میں روز نامہ غالب، آفاق، کوہستان، امروز اور نوائے وقت شامل ہیں۔ اخبارات میں آپ کی ذمہ داری شہ سرخی لکھنا تھی۔

ایک فن کار اپنے فن پاروں کی بدولت تاریخ میں ہمیشہ زندہ و جاوید رہتا ہے۔ صوفی صاحب کی خطاطی کے شاہکار مینار پاکستان، مقبرہ عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر)، مقبرۂ حفیظ جالندھری خالقِ ترانہ پاکستان، باب پاکستان واہگہ اور داتا دربار کمپلیکس لاہور میں دیکھنے والوں کی نظروں کو آج بھی خیرہ کر رہے ہیں۔ آپ سے کسب فیض کرنے والوں کو شمار کرنا ممکن نہیں لیکن اُن میں چند معروف نام یہ ہیں یوسف نگینہ اکرام الحق، منظور انور، اقبال سدیدی، محمد حسین چشتی، ظہور احمد برمنگھم، مفتی غلام حسن

محمد اسلم ، امداد احمد ، محمد صدیق ، شوکت علی منہاس زریں قلم ، غلام رسول طاہر ، صدیق گلزار ، عبدالرحمن عبدہ ، واجد محمود یاقوت رقم ، قاری ظفر حسین ، حافظ بہارِ مصطفیٰ ، غلام مرتضیٰ ، حافظ محمد اصغر ، خالد ممتاز ، حافظ بلال ، شریف صابری ، غلام مصطفےٰ مجتبیٰ ، عبداللہ یوسف ، سجاد خالد اور عرفان قریشی وغیرہ ۔

عراق میں منعقدہ خطاطی کی بین الاقوامی کانفرنس اور مقابلے میں صوفی صاحب کو بطورِ مہمانِ خصوصی دعوت دی گئی ، وہاں صوفی صاحب کو نہ صرف اہلِ ہنر کی جانب سے زبردست پذیرائی ملی بلکہ عراقی حکومت نے بھی کماحقہ پروٹوکول دیا اور صوفی صاحب کی خصوصی ملاقات عظیم خطاط جناب ہاشم بغدادی کی بیٹی سے کروائی جو کہ دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے یکساں لکھتی تھی اُنھوں نے ہاشم صاحب کے حوالے سے بریفنگ بھی دی ۔ اس کے علاوہ پاکستان کے سابق صدر ضیاء الحق صوفی صاحب کی مہارتِ فن کے قدردان تھے ، اسی قدردانی کا اظہار کرتے ہوئے اُنھوں نے صوفی صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ کو فریضۂ حج کی ادائی کے لیے سرکاری اہتمام کے ساتھ حرمین شریفین روانہ کیا ۔

آج کل زندگی کے ہر شعبے میں کمپیوٹر کا عمل دخل ہو چکا ہے اور اس سے بعض دستی کاموں اور پیشوں کی ضرورت و اہمیت میں فرق بھی واقع ہوا ہے ۔ صوفی صاحب سے جب پوچھا جاتا کہ کمپیوٹر کے آنے سے خطاطی کا شعبہ ضرورت کے دائرے سے نکل جائے گا تو صوفی صاحب کہتے کہ اچھا کام کرنے والے کی ضرورت ہمیشہ برقرار رہے گی البتہ نیم خطاط ، کاتب لوگ یا غیر معیاری کام کرنے والوں کی گنجائش نہیں رہے گی ۔

جناب خورشید عالم خورشید رقمؒ اپنے زمانے کے کامیاب استاد خطاط ہونے کے ساتھ ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے اور "مخمور" تخلص کرتے تھے ۔ شاعری میں انھوں نے غزل ، نظم ، نعت ، قصیدہ اور دیگر اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ۔ اس فن کی باریکیاں سیکھنے کے لئے بھی انھوں نے استاذ الاساتذہ جناب احسان دانشؔ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا ۔ احسان دانش کی دو جلدوں پر مشتمل خودنوشت جہانِ دانش میں صوفی صاحب کی شخصیت اور شاعری پر استادِ گرامی کا تعریفی بیان موجود ہے ۔ احسان دانش صاحب لکھتے ہیں "جناب صوفی خورشید عالم صاحب مخمورؔ بھی کپورتھلہ کے باشندے ہیں جو خطاطی کے اساتذہ میں اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور شعر بھی صاف ستھرا کہتے ہیں اگرچہ ان کی مصروفیات انھیں مشاعروں تک نہیں آنے دیتی لیکن ان کا کلام کبھی نہ کبھی منظرِ عام پر ضرور آئے گا کیونکہ حقائق زیادہ عرصہ پردے کی گھٹن برداشت نہیں کرتے" جہانِ دانش" (کپورتھلے کا مشاعرہ) ۔

صوفی صاحب 30 مئی 2004 بمطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے ۔ آپ کی نمازِ جنازہ داتا دربار میں ادا کی گئی اور آپ حضوری قبرستان میں دفن ہوئے ۔ آپ کی وفات پر آپ کے دیرینہ ساتھی سید انور حسین شاہ نفیس رقمؒ نے اپنے رفیق کے گزرنے پر آنسوؤں کی جھڑی کے ساتھ یہ الفاظ ارشاد فرمائے ۔ "ہماری رفاقت ختم ہو گئی صوفی صاحب سے میری ملاقات سب سے پہلے 1949 میں ہوئی اس وقت وہ استقلال پریس میں بیٹھتے تھے ، پھر ان کے ساتھ زندگی گزر گئی وہ وہ بہت نیک آدمی تھے ۔ ان کا باطنی سفر بھی اچھا تھا اور ظاہری سفر بھی ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ۔"

آپ کے خاندان کا مزاج دھیمے پن، شرافت اور سادگی کا تھا خاندان کے اکثر بزرگ تصوف سے وابستہ تھے۔
آپ نے دورِ جوانی میں سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں بیعت فرمائی۔ آپ بطور انسان ایک حلیم الطبع اور کم گو شخص تھے۔ اپنی بڑائی کرنے کا اُن کے ہاں کوئی تصور تک نہیں پایا جاتا تھا۔ ہر سطح اور رتبے کے آدمی کی آؤ بھگت کرتے اور عزت سے پیش آتے۔
جناب خورشید عالم (زمانے کا سورج) نے زندگی بھر اپنے اساتذہ اور روحانی رہبروں کو حد درجہ احترام دیا، ان کی گفتگو کو خاموشی اور توجہ سے سُنا، اُن کی نصیحت کو پلے باندھا اور اس پر عمل کیا۔ زندگی بھر فرائض دینی یعنی نماز روزہ کی مکمل پابندی کی۔ اللہ کریم کی حمد اور رسول کریم ﷺ پر درود کو اپنے معمولات کا لازم حصہ بنایا۔ ایسی صاف دلی کا آپ کو یہ انعام بھی ملا کہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اُن کو جنت الفردوس میں عالی مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین
صوفیؒ صاحب سے میرا تعلق استاد اور شاگرد کا رہا ہے۔ سید انور حسین شاہ نفیس رقمؒ صاحب سے خطِ نسخ کی تربیت کے بعد نستعلیق کے لیے شاہ صاحب کی اجازت سے صوفیؒ صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ ان دنوں آپ علیل تھے آپ نے مجھے اپنے شاگرد واجد محمود یاقوت رقم سے استفادہ کے لیے کہا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یاقوت صاحب تک پہنچنے کے اسباب مہیا کیے۔ یاقوت رقم انتہائی مشفق استاد ہیں خطاطی کے ساتھ ساتھ مصوری میں بھی یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ انہوں نے خط کے علاوہ ڈیزائن اور پینٹنگ میں میری راہنمائی کی۔ ان کی اور میری عمر میں چند سالوں کا فرق تھا انہوں نے دوستانہ ماحول قائم رکھا لیکن میں نے ہمیشہ احترام کی فضا قائم رکھی بعد ازاں یاقوت صاحب کی معیت میں صوفیؒ صاحب کی پاس حاضری ہوئی اور یوں ان سے سلسلۂ تلمذ بھی قائم ہوا۔ خطاطی کی ادنیٰ اور اعلیٰ اسناد حاصل کرنے کے مواقع ملے۔ فنی، علمی اور روحانی استفادہ کا سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔ مجھے ہمیشہ ان کا اعتماد حاصل رہا ان کے فن پارے میں سکین کروا کر محفوظ کرتا رہا اور ان سے کتاب شائع کرنے کی اجازت بھی حاصل کرلی۔ اپنی وفات کے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے خطِ نستعلیق کے مرکبات کی تختیاں تحریر کیں تو مجھے خود بلا کر یہ تختیاں کتاب میں شامل کرنے کے لیے عنایت کیں۔

خوش نویسی کا کام تھا جتنا　　　　کلکِ خورشید سے تمام ہوا

الحمدللہ کہ استاد محترم صوفی خورشید عالم خورشید رقمؒ کے قلم کے شاہکار فن پاروں پر مشتمل کتاب کی تکمیل کی توفیق مجھے ملی یہ میرے لیے بڑا اعزاز ہے۔ ایوان علم وفن اور ٹاپیکل قرآن فاؤنڈیشن کا اشتراک اس کاوش میں شامل رہا ہے۔ "کلکِ خورشید" میں ان کے مرقع سمیت ان کے قلم کے شاہکاروں کی کثیر تعداد شامل کر دی گئی ہے۔ کیلی گرافرز ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام صوفی صاحب کی پیدائش کے سو سال مکمل ہونے پر منعقدہ تقریب میں اس کی اشاعت کا اعلان کیا گیا۔ اللہ کریم نے توفیق دی اور کیلی گرافرز ایسوسی ایشن کے پندرہ سال مکمل ہونے کی تقریبات کے سلسلہ کا اہم حصہ یہ کتاب بھی ہے۔

اِس سعادت بزورِ بازو نیست　　　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اساتذہ گرامی قبلہ نفیس شاہ صاحب اور صوفی خورشید عالم خورشید رقم صاحب کی سرپرستی میں 1990 میں ایوان علم وفن کی داغ بیل ڈالی حافظ محمد یوسف سدیدی علیہ الرحمہ کی یاد میں سیمینار اور نمائش کی صورت میں پہلی تقریب منعقد ہوئی اور فروغ اسلامی فنون کا یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔ پاکستان میں خطاطی کا فروغ اساتذہ فن کی ذاتی کاوشوں اور قربانیوں سے ہو رہا ہے خطاطِ مشرق عبدالمجید پروین رقم نے اردو زبان کی خطی پہچان قائم کر کے قوم پر بڑا احسان کیا ہے۔ پوری دنیا میں اپنے خط کی وجہ سے اردو علیحدہ طور پر پہچانی جاتی ہے۔ حکومت کی طرف سے قومی خط کے تحفظ اور فروغ کے لیے کوئی ٹھوس اقدام یا سرپرستی کا خاطر خواہ سلسلہ نہیں۔ پورے ملک میں اس فن کی تربیت کا کوئی باقاعدہ ادارہ قائم نہیں ہو سکا، فائن آرٹ کے اداروں میں بھی خطاطی اپنی اصل روح کے مطابق تسلیم نہیں کی جاتی۔

مسلم ممالک کی نمائندہ تنظیم OIC کے ادارہ مرکز تحقیق برائے تاریخ، فنون اور ثقافت اسلامی IRCICA نے خطاطی کے فروغ کی باقاعدہ پالیسی جاری کی ہے اور ہر تین سال بعد بین الاقوامی مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے تمام اسلامی ممالک میں خطاطی کے مقابلے اور نمائشیں تسلسل سے ہو رہے ہیں اور خطاطی تربیت کے ادارے حکومتی سطح پر قائم ہیں، برادر ملک ترکی اور ایران کی مثال ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے۔

افسوس کہ ہمارے ارباب اختیار اس فن لطیف کی اہمیت سے ناآشنا ہیں۔ یہ فن تو انسانی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انسان میں شائستگی، توازن، لطافت، ارتکاز توجہ، باریک بینی اور جمال و کمال کے پہلو بڑھانے کا باعث ہے۔ یہ فن ایک متوازن معاشرہ قائم کرنے کی بنیادیں استوار کرتا ہے۔ ہمارے خطاطین بغیر حکومتی سرپرستی کے بھی دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ یہ کتاب بھی اپنی مدد آپ کے تحت شائع کی گئی ہے۔ تاکہ فروغ خطاطی کا چراغ جلتا رہے۔ اس چراغ کو ہمارے اساتذہ فن نے خون جگر دے کر سینچا ہے اور ہم بھی آخری دم تک اس روشنی کو پھیلانے کا عزم رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ فن ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ ریاست مدینہ میں پہلا فن لطیف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرپرستی میں فروغ پایا وہ فن خطاطی ہے۔

میں صوفی صاحب کے فرزند اور جانشین امداد احمد کا خاص طور پر مشکور و ممنون ہوں کہ ان کے تعاون کے بغیر میں یہ کام مکمل نہیں کر سکتا تھا۔ ان کے پوتے افتخار مصطفےٰ اور قاری ظفر حسین میرا حوصلہ بڑھانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے، نیک دل بیا آغا مجھے خطاطی کے لیے کتب اور لٹریچر پر کام کرنے کے لیے مدد فراہم کرتی رہی ہیں۔ ملک نواز احمد اعوان خطاطی کی خدمت کے لیے کام کرنے کا احساس دلاتے رہے ہیں۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں مجھ پر اُن عزیزوں اور ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا بھی فرض ہے جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب و ادارت میں میرا ہاتھ بٹایا، نوک پلک اور پروف ریڈنگ میں معاونت کی جن میں کلیم اللہ فاروقی، مولانا حمید اللہ حنفی، برادرم نعمان قریشی، ذیشان نصر اور عطاءاللہ شامل ہیں۔ اللہ کریم ان سب پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمائے انھیں تندرستی اور عزت و توقیر دے۔ آمین

عرفان احمد قریشی
irfankhatat@gmail.com
0300-9641360

صوفی صاحب کے جانشین

امداد احمد بن خورشید رقم

آپ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین کا فیصلہ ہوا۔ آپ کے تین بیٹے تھے محمد صدیق، ارشاد احمد اور امداد احمد تینوں ہی خطاطی سے وابستہ تھے آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے امداد احمد کو جانشین بنانے پر اتفاق ہوا۔ امداد صاحب کی پیدائش 24 دسمبر 1947ء میں ہوئی جناب امداد احمد نے مروجہ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد خطاطی کا آغاز اپنے والد صاحب کی نگرانی میں کیا اور پھر زریں رقم انسٹی ٹیوٹ آف کیلی گرافی سے خطاطی کا تین سالہ ڈپلومہ حاصل کیا۔ بعد ازاں "خطاط ہفت قلم" کے پانچ سالہ سرٹیفکیٹ پروگرام میں نمایاں پوزیشن حاصل کی جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

آپ نے ملک کے مشہور اخبارات آزاد اور مساوات وغیرہ سے ملازمت کا آغاز کیا۔ 73ء میں پاکستان ٹیلی ویژن میں بطور خطاط ملازمت اختیار کی۔ بعد ازاں اسی ادارہ سے بطور سیٹ ڈیزائنر ریٹائر ہوئے۔ امداد صاحب کی خواہش تھی کہ وہ باریک لکھنے کے بجائے ہیڈ لائن نویسی سے کیریئر کا آغاز کریں۔ صوفیؒ صاحب نے انھیں پدرانہ شفقت سے نصیحت کی کہ تم ریاضت کرو اپنا مقام خود بناؤ، میں کسی سے تمہاری سفارش نہیں کروں گا۔ چنانچہ فرمانبردار بیٹے نے سخت محنت اور جدوجہد سے اپنا لوہا منوایا۔ ان کا اعزاز ہے کہ وہ پاکستان کے واحد خطاط ہیں جنھوں نے کیریئر کا آغاز ہی بطور ہیڈ لائن رائٹر کے کیا۔

پی ٹی وی سے ریٹائرمنٹ کے بعد پنجاب یونیورسٹی کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن میں بطور استاد خطاطی کے خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں لمز میں بھی خطاطی کی کلاسز کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور اپنے عظیم والد کے حقیقی جانشین ثابت ہوئے۔ موصوف کیلی گرافرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے صدر بھی رہ چکے ہیں اور آج کل سپریم کونسل کیلی گرافرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ امداد احمد صاحب کو بھی فنِ خطاطی ورثے میں ملا ہے، اس لیے اس فن سے تعلق خاطر قدرتی اور بہت مضبوط ہے۔

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زمان از غیب جانِ دیگر است
طالبِ دُعا ، امداد احمد بن خورشید رقم لاہور پاکستان

وضم الاله اسم النبی الی اسمه
اذ قال فی الخمس المؤذّن اشهد
کلام : صحابیٔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم
حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ
اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبیؐ کا نام ملا رکھا ہے
جب کہ پانچ وقت مؤذن اشہد کہتا ہے
خطّاط
امداد احمد ابن خورشید رقم

Registration # DC 45-1948-63/65 — رقم التسجيل د ٤٥-١٩٤٨-٦٣/٦٥

THE ZAREEN RAQM INSTITUTE OF CALLIGRAPHY

الدبلوم في الخط

Diploma in Calligraphy

يشهد معهد زرين رقم للخط بلاهور بجمهورية باكستان الإسلامية بأن الأخ/الأخت امداد احمد
بن/بنت خورشيد عالم تعلم وتمرن ومارس في الخط عندنا لمدة سنتين حتى أتقن فنيا في الخط
وتخرج في هذا المعهد في الدرجة الممتازة والمعهد يرجو الله عز وجل له التوفيق والنجاح من الله الكريم

It is certified that Mr/Miss/Mrs Imdad Ahmed
son/daughter of Khursheed Alam has passed the Diploma in Calligraphy
in grade A-1 during April 1963 to March 1965

Principal — Registrar

Dated 28-3-1965 — التاريخ ١٩٦٥/٣/٢٨

Registration # CSSC 1_1948_66/73 — رقم التسجيل ش ١-١٩٤٨-٦٦/٧٣

THE ZAREEN RAQM INSTITUTE OF CALLIGRAPHY
Inside Lohari Gate, Lahore, Pakistan

الشهادة الخط سبعة أقلام

Certificate in Seven Styles of Calligraphy

It is certified that Mr/Miss/Mrs Imdad Ahmad
son/daughter of Sufi Khurshid Alam has learned,
practiced and specialized in Seven Styles of Calligraphy
from January, 1966 to December, 1972
He/she has successfully graduated in the Seven Styles
of Calligraphy in grade A-I

يشهد معهد زرين رقم للخط بلاهور بجمهورية باكستان الإسلامية
بأن الأخ/الأخت امداد احمد بن/بنت صوفی خورشید عالم
تعلم وتمرن ومارس سبعة أقلام للخط عندنا لمدة سبع سنوات
حتى أتقن فنيا في سبعة أقلام وتخرج في هذا المعهد في الدرجة الممتازة
والمعهد يرجو الله عز وجل له التوفيق والنجاح من الله الكريم

Principal — Registrar — مسجل

Dated 30-1-1973 — التاريخ ٣٠-١-١٩٧٣

آہ اے پرویں رقم!

قطعۂ تاریخِ وفات خطاطِ مشرق حضرت عبدالمجید پرویں رقم مرحُوم

ہوگئی ہے بارِ غم سے خوش خطی کی پُشت خم
رو رہے ہیں آج عرش و کُرسی و لوح و قلم

دو عظیم استاد ہم کو دے گئے داغِ فراق
اَب کہاں سے لائیں ہم پرویں رقم زرّیں رقم

تو نے نستعلیق کو بخشی ہیں وُہ رعنائیاں
ہَے امامِ ویردی سے بھی تو آگے دو قدم

دائروں میں تیرے ایسی جانفزا ہے دلکشی
جس طرح ہوں گیسوئے محبُوب کے باریک خم

ناز کرتے ہیں تیرے خط پر جہاں کے خُوشنویس
رکھ لیا ہے تُو نے فنِ خوشنویسی کا بھرم

اے امامِ خُوشخطی اے موجدِ طرزِ جدید
دے دیا تُو نے نیا اِک خوشنویسی کو جَنم

ہے کہیں چاہِ زنخداں سے بھی یہ بڑھ کر حَسیں
واؤ کے سَر میں دیا ہے تُو نے جو ہلکا سا خم

دوں نہ اِک نقطہ بھی اِس کا مَیں کبھی اے دوستو!
دے اگر کوئی مُجھے قیمت میں اسکی مُلکِ جم

معتقد ہوں مَیں تیرے فن کا خلوصِ قلب سے
تُو ہے اُستادِ زماں، تُجھ پر خدا کا ہَے کرم

وُہ کسی سلطان کے اورنگِ شاہی میں نہیں
جو تمھارے خط میں ہے شان و شکوہ جَاہ و حشم

تیرے لفظوں سے نمایاں نجم و پَرویں کا جمال
تیری سطروں میں ہے پنہاں آہوئے صحرا کا رَم

شاعرِ قُدسی نفس، اقبال ایسا نغمہ گو
معترف تھا تیرے فنِ خوش خطی کا دمبدم

جنت الفردوس میں ہو تیرا قصرِ دِل نشیں
تُجھ کو بخشے ذاتِ رب العالمیں باغِ ارم

سالِ رحلت یُوں کہا مخمورؔ نے باچشم نم
چل بسے عالی گوہر خُلدِ آشیاں پرویں رقم

۱۹۶۴

خورشید عالم مخمورؔ سدیدی

مفردات

SANAD

Granted to M. Rahmat Ali, [illegible]

in recognition of his valuable services rendered during the Viceregal Visit to Kapurthala in March 1940.

TIKA RAJA
President State Council
Kapurthala State

KAPURTHALA
Dated the ......[illegible]

ٹکہ راجہ کی طرف سے
تعریفی سند

صوفی خورشید عالم خورشید رقم کے والد
رحمت علی شیریں رقم

آ ب ت ج در در س ش ص ط ع ف
ق ک گ ل م ن و ھ ہ لا ء ی ے

”ـــہ“ مدّ

(1) مد کا آغاز قلم کو ترچھا رکھ کر مدّوّر حرکت سے ہوتا ہے جو کہ دو قط نیچے اور تین قط لمبا ہو

(2) اب ایک قط گہری ڈیڑھ قط لمبی ترچھی حرکت کھینچیں ۔

”ا“ الف مفرد

(1) ا الف میں قلم کی حرکت نزولی ہے یعنی اوپر سے نیچے لکھا جاتا ہے ۔

(2) الف کا میزان عموماً تین قط ، ساڑے تین قط اور چار قط ترکیب (composition) کی ضرورت کے مطابق رکھا جاتا ہے ۔

(3) ا آخر میں قدرے بائیں طرف مائل ہو جاتا ہے ۔
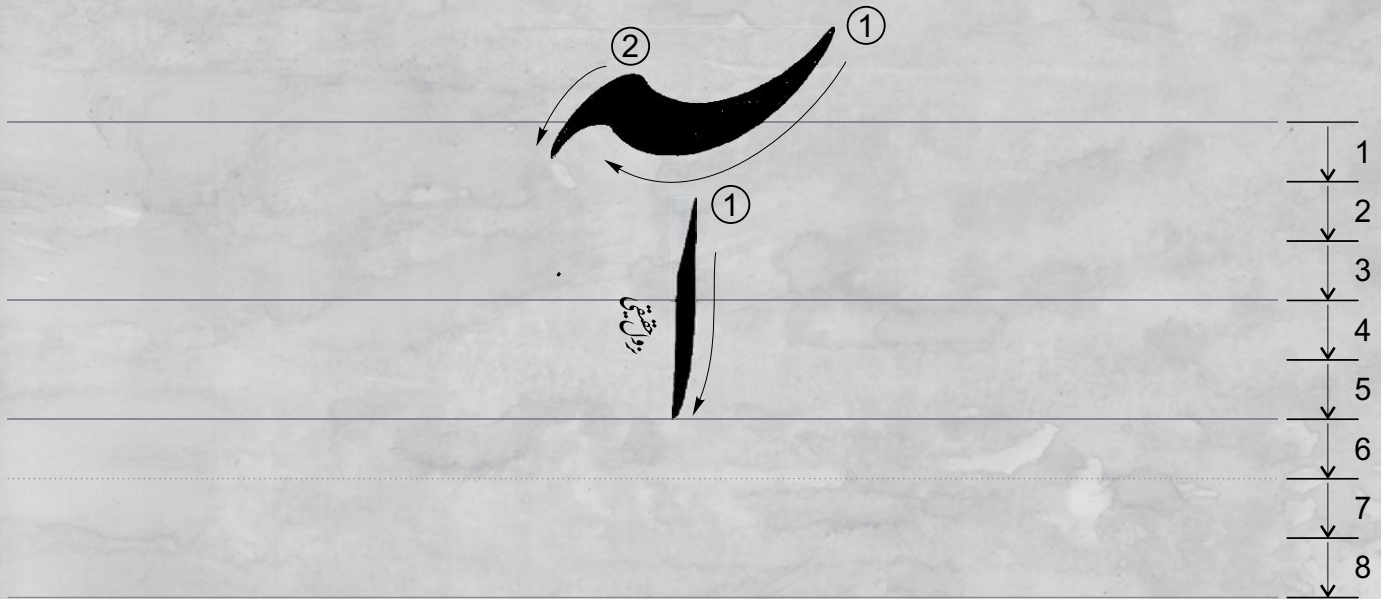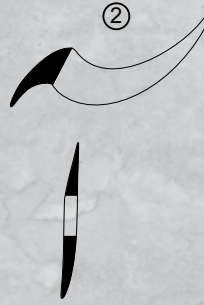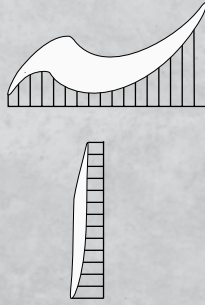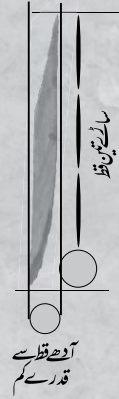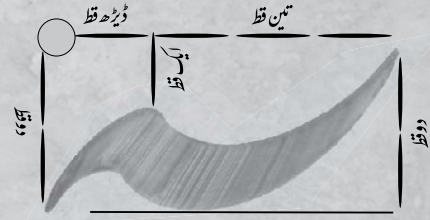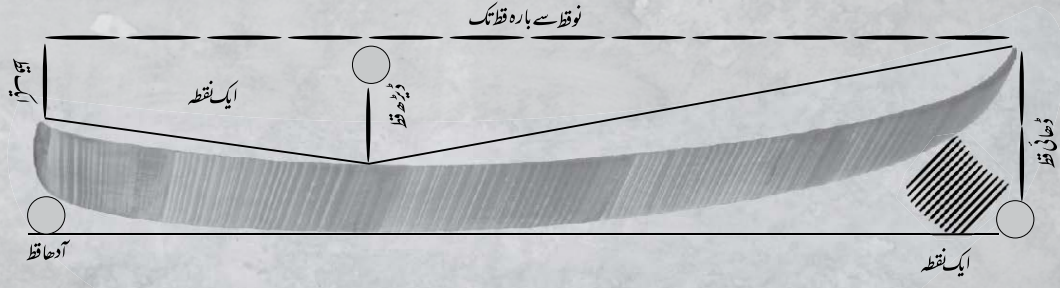
"ب" بے کشیدہ

(1) بے کشیدہ کا آغاز کا قلم سے قط لگاتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

(2) نو سے لیکر بارہ قط تک ترکیب (composition) کی ضرورت کے مطابق لمبی رکھی جاسکتی ہے۔

(3) 2/3 حصے میں نزول اور 1/3 حصے میں صعود ہوتا ہے۔
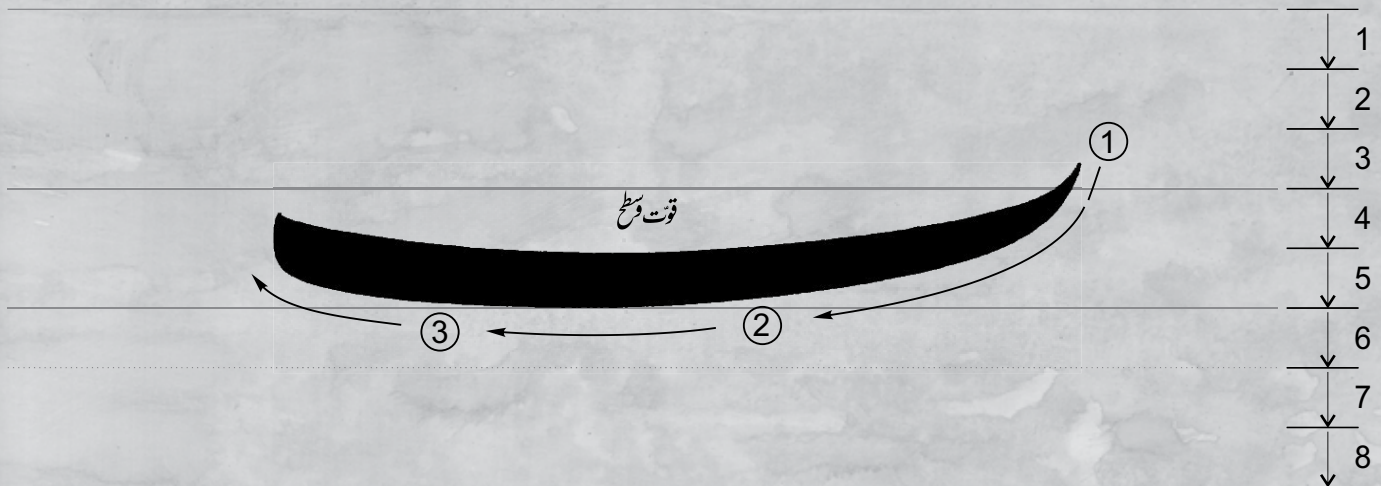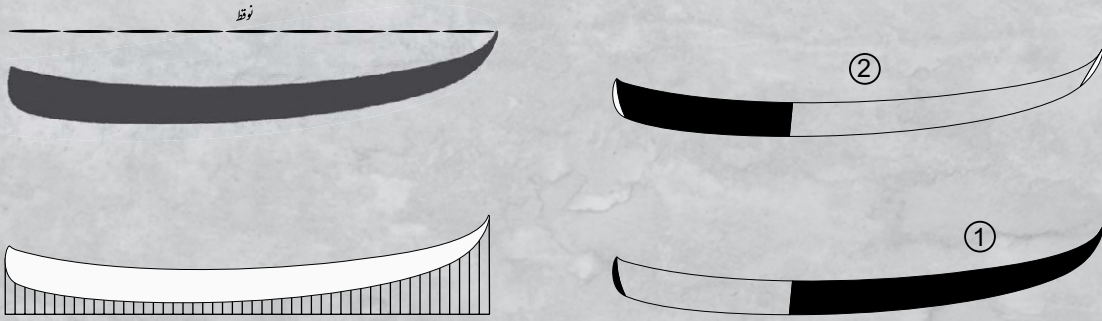
"ب" بے مفرد

(1) بے کا آغاز کا قلم سے قط لگاتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

(2) چار، ساڑھے چار یا پانچ قط تک ترکیب (composition) کی ضرورت کے مطابق لمبی رکھی جا سکتی ہے۔

(3) 2/3 حصے میں نزول اور 1/3 حصے میں صعود ہوتا ہے۔

(4) ب، پ، ت، ٹ اور ث میں اصول یکساں ہیں۔
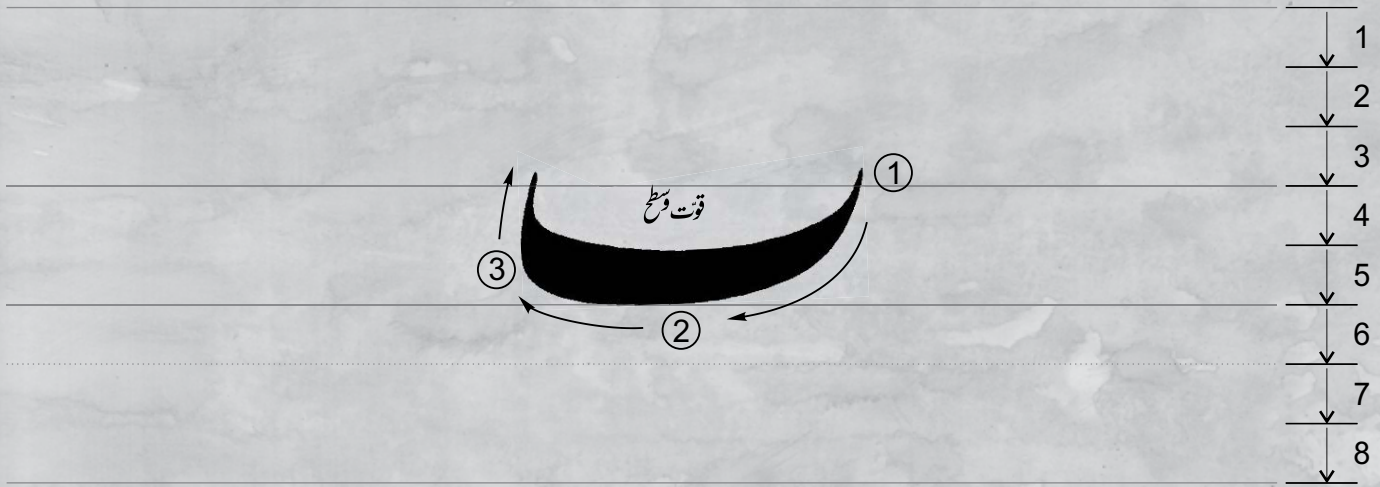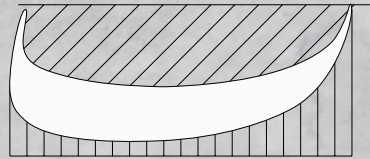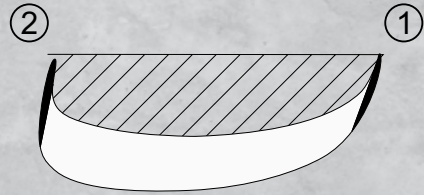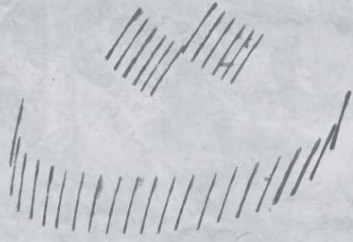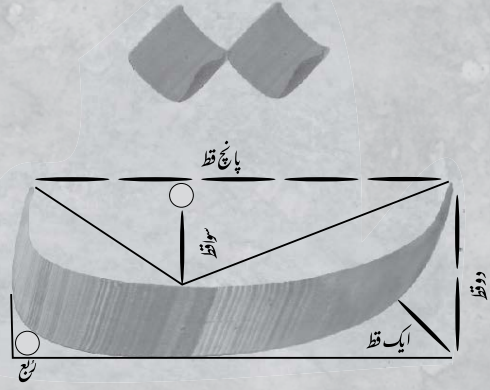
"ج" جیم

(1) جیم کا آغاز قلم کی نوک سے کیا جاتا ہے نصف قط موٹائی کیساتھ دائیں طرف دو قط کی لمبائی میں قلم کی خفیف حرکت سے یہ شکل بنائی جاتی ہے۔

(2) دوسرا حصہ گردن ہے جو قلم کی نوک سے تین قط کے نزول اور قلم کی خفیف حرکت سے بنائی جاتی ہے۔

(3) تیسرا حصہ دائرہ ہے جو کہ عموماً ساڑھے تین، پونے چار قط کھلا اور دو قط گہرا ہوتا ہے اور قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

(4) دائرہ لکھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ دائرہ اندر سے بیضوی شکل میں ہو۔

"د" دال
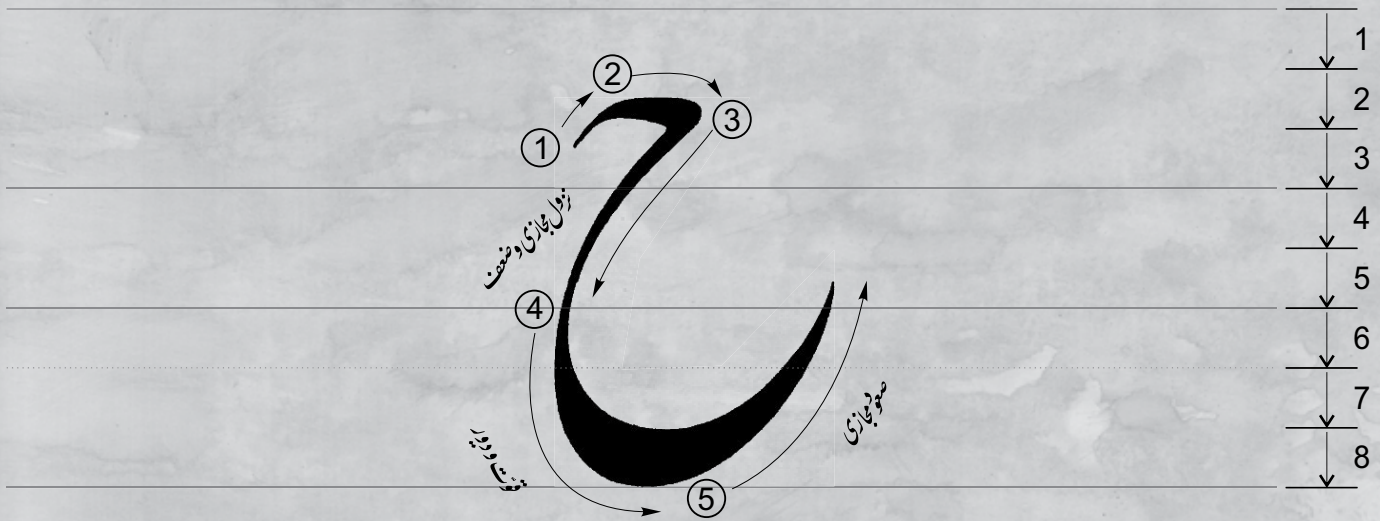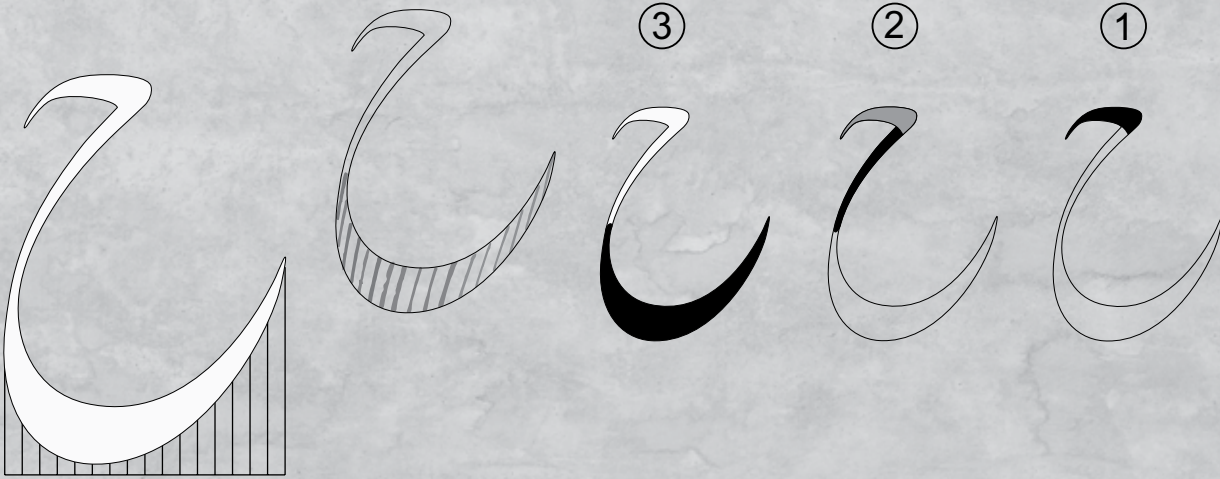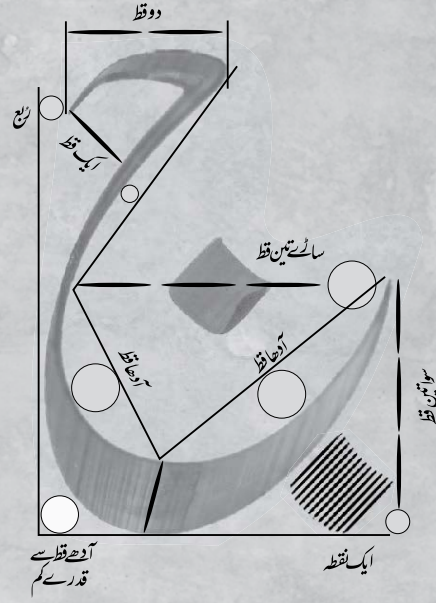
(1) ایک قط گہرا اور دائیں طرف ایک قط خمیدہ نقطے سے آغاز کریں۔

(2) اب اسی شکل کیساتھ بڑی "ر" لگائیں جو نیچے سے ایک قط ہو۔

(3) دال کی دوسری شکل میں بھی ایسا ہی ہے صرف نیچے سے بڑی "ر" کو گولائی کے ساتھ ڈالیں۔

"ر" رے

(1) بڑی "ر" تین قط لمبی نیچے جاتے ہوئے بائیں طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔

(2) دوسری "ر" پونے تین قط نیچے ترچھی اور آدھا قط موٹی لکھی جاتی ہے۔

(3) نچلا حصہ سب پیر والے حروف (د ر ذ ز) کا ایک قط لمبا ہوتا ہے۔
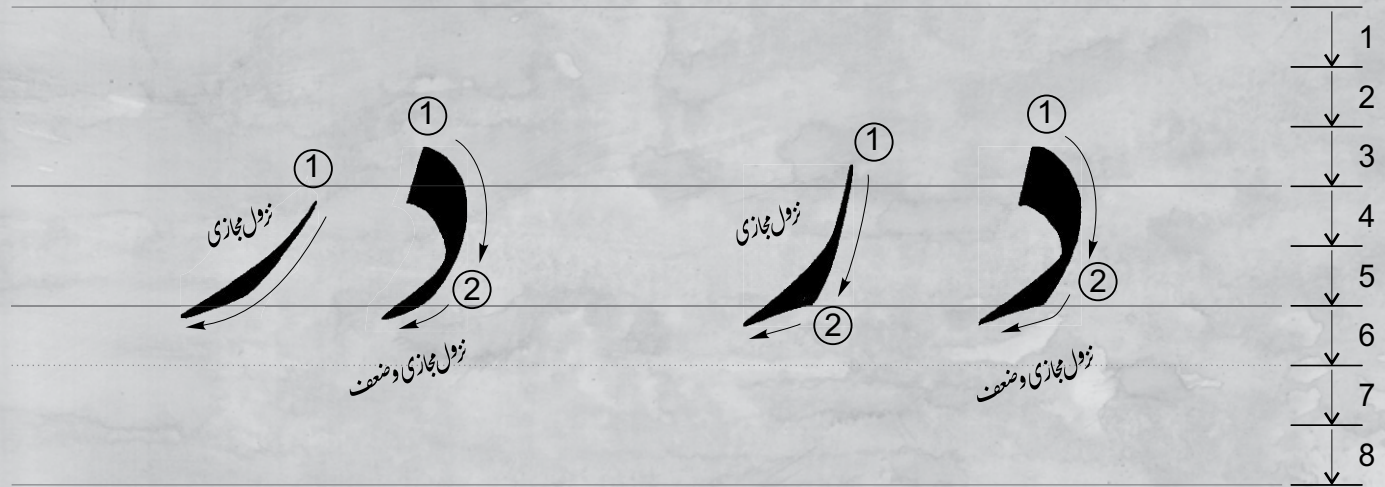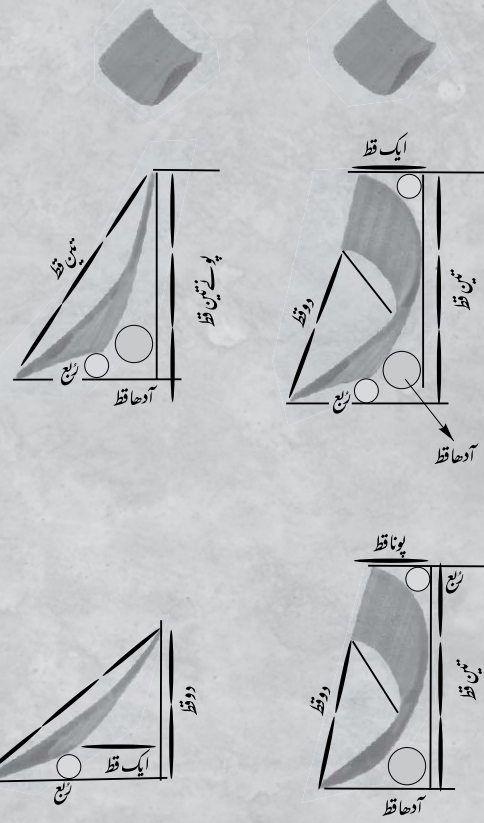
”س“ سین

(1) ”س“ کا پہلا حصہ شوشہ کہلاتا ہے جو کہ قلم کی نوک سے خفیف حرکت کیساتھ بنایا جاتا ہے۔

(2) پہلا شوشہ آدھے قط کا اور دوسرا بغیر دندانے کے ایک قط کھلا اور آدھا قط موٹا بنایا جاتا ہے۔

(3) اس کے بعد گردن قدرے دائیں طرف مائل دو قط لمبی بنائی جاتی ہے۔

(4) دوسرا حصہ دائرہ ہے جو کہ دائیں سے لیکر دو قط گہرا اور ساڑھے تین قط کھلا قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

(5) دائرے کا اختتام ”س“ کے گردن کی ابتدا سے ایک قط نیچے ہوتا ہے۔
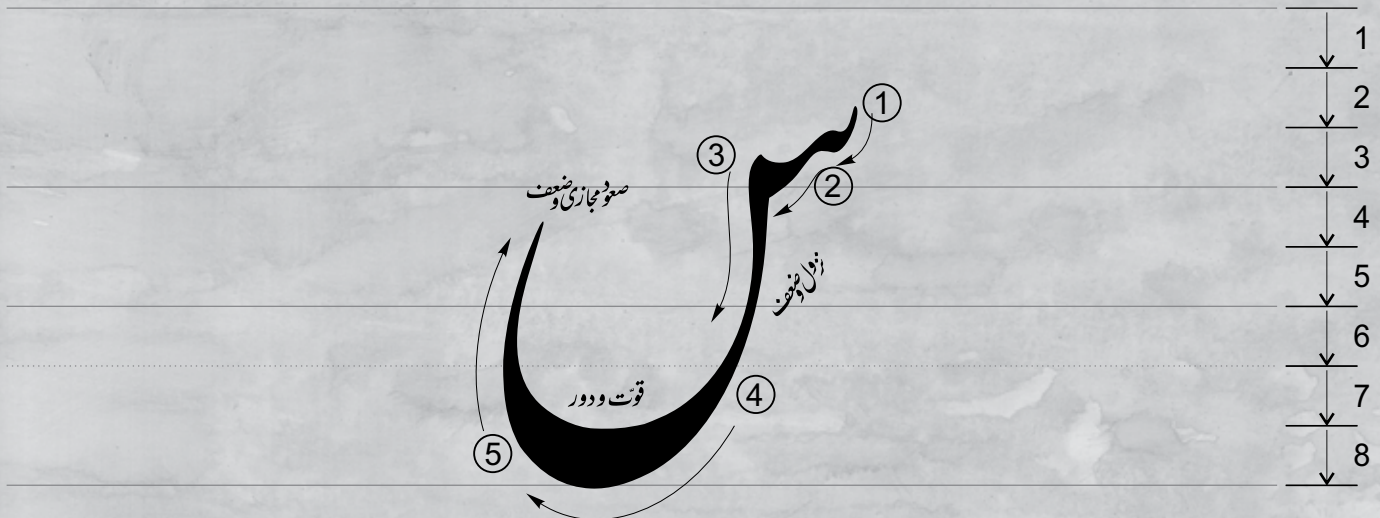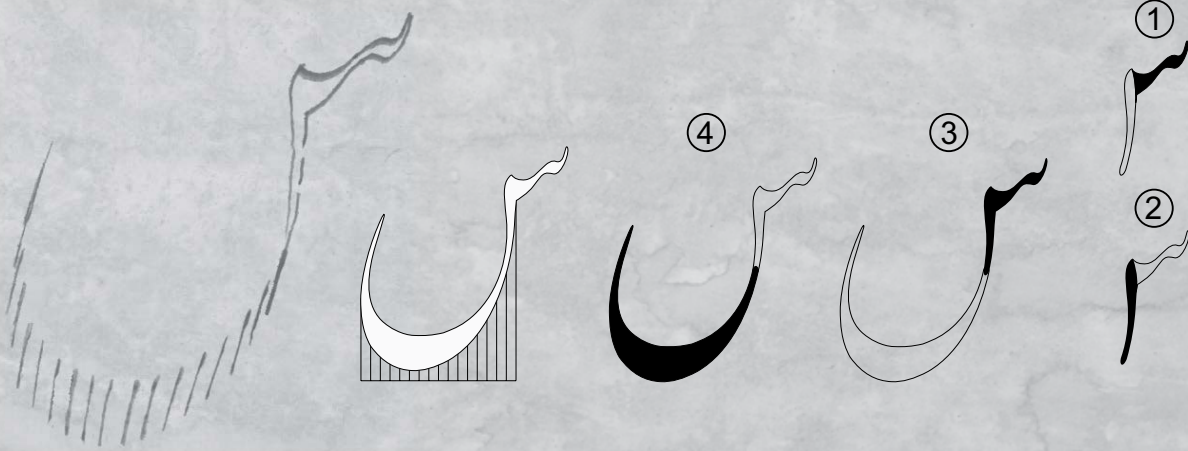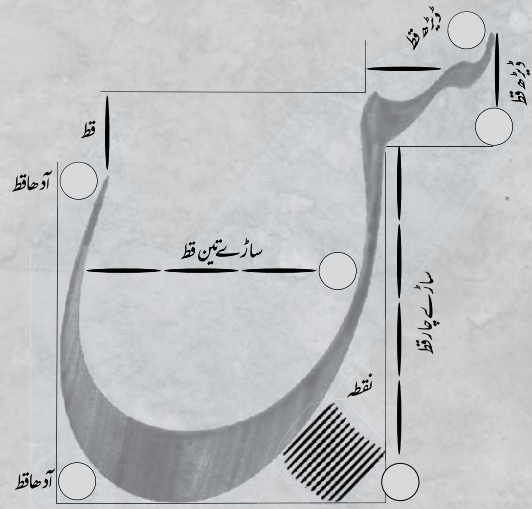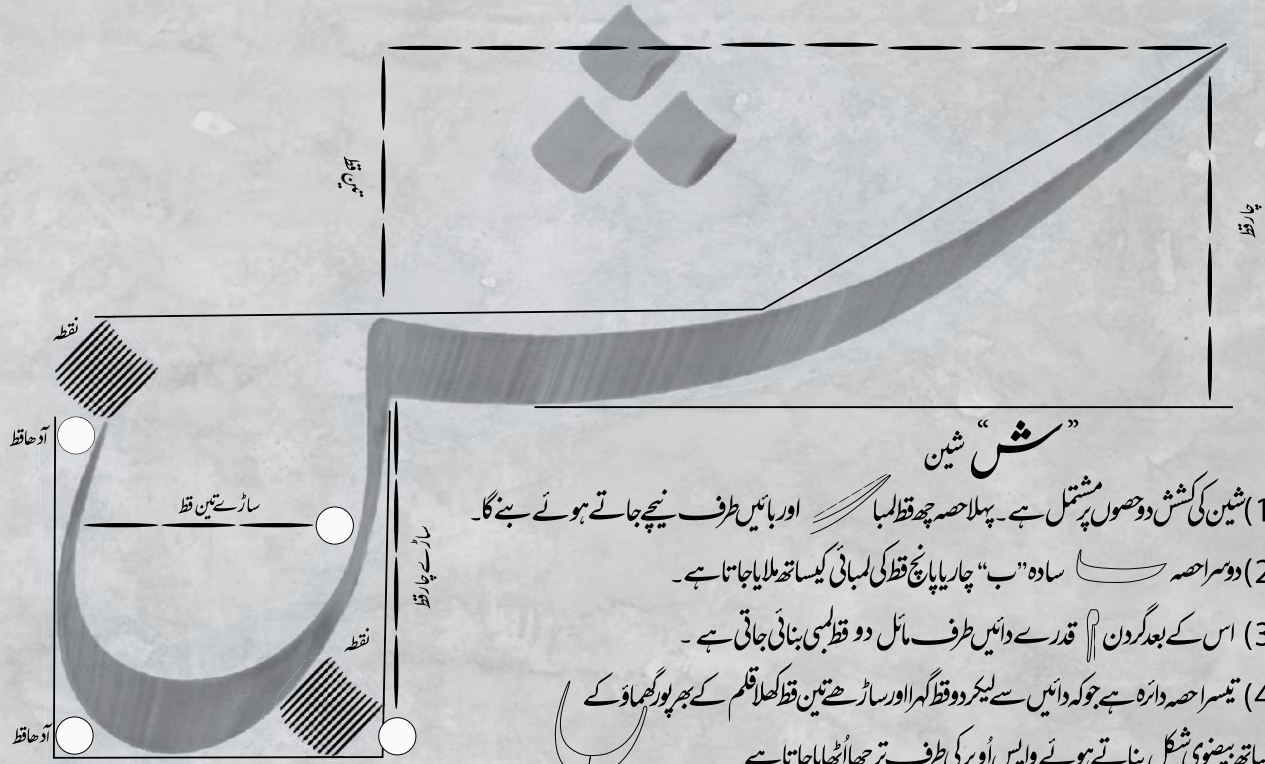
"ش" شین

(1) شین کی کشش دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ چھ قط لمبا اور بائیں طرف نیچے جاتے ہوئے بنے گا۔

(2) دوسرا حصہ سادہ "ب" چار یا پانچ قط کی لمبائی کیساتھ ملایا جاتا ہے۔

(3) اس کے بعد گردن قدرے دائیں طرف مائل دو قط لمبی بنائی جاتی ہے۔

(4) تیسرا حصہ دائرہ ہے جو کہ دائیں سے لیکر دو قط گہرا اور ساڑھے تین قط کھلا قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

(5) دائرے کا اختتام "ش" کے گردن کی ابتدا سے ایک نقطہ نیچے ہوتا ہے۔
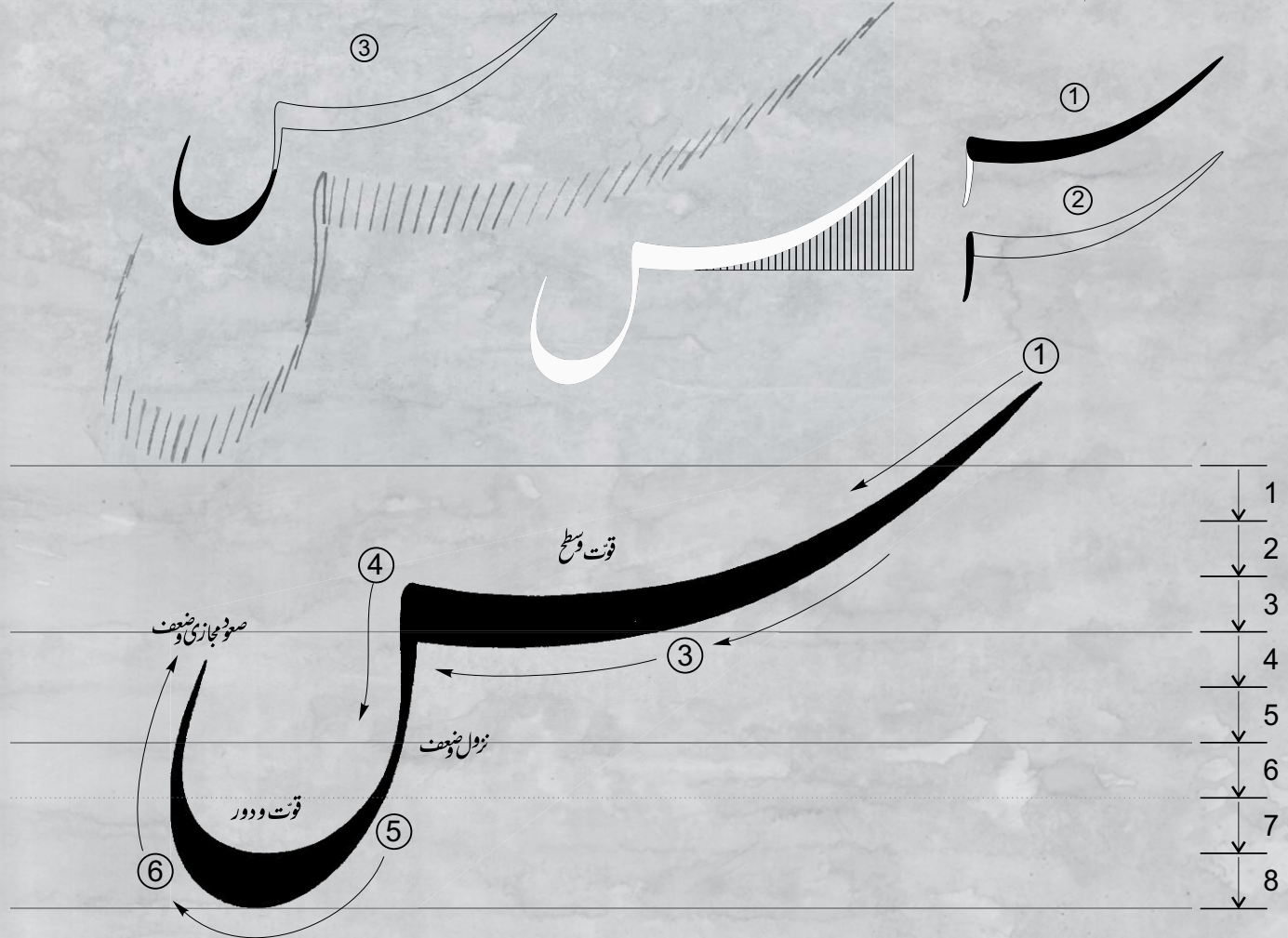
"ص" صاد

(1) صاد کے سر کا آغاز / قلم کی نوک سے ہوگا۔ پھر قلم کی حرکت خمیدہ ہوتے ہوئے ایک قط کھلا اور آدھے قط سے قدرے کم موٹی گولائی میں بنایا جاتا ہے۔

(2) اس کے بعد نچلا حصہ بھرپور قلم سے قدرے گولائی میں صاد کے ابتدائی خمیدہ قط کو ملا کر آدھا قط آگے نکل جاتا ہے۔

(3) دوسرا حصہ دائرہ ہے جو کہ دائیں سے لیکر دو قط گہرا اور ساڑھے تین قط کھلا قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

(4) دائرے کا اختتام "ص" کے گردن کی ابتدا سے ایک نقطے نیچے ہوتا ہے۔
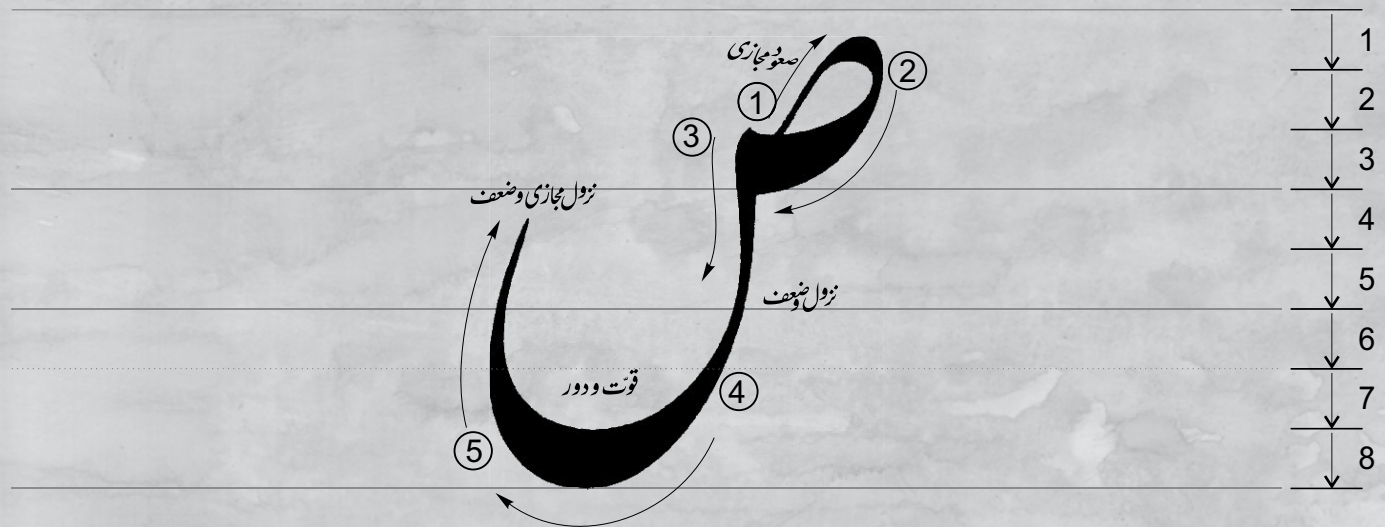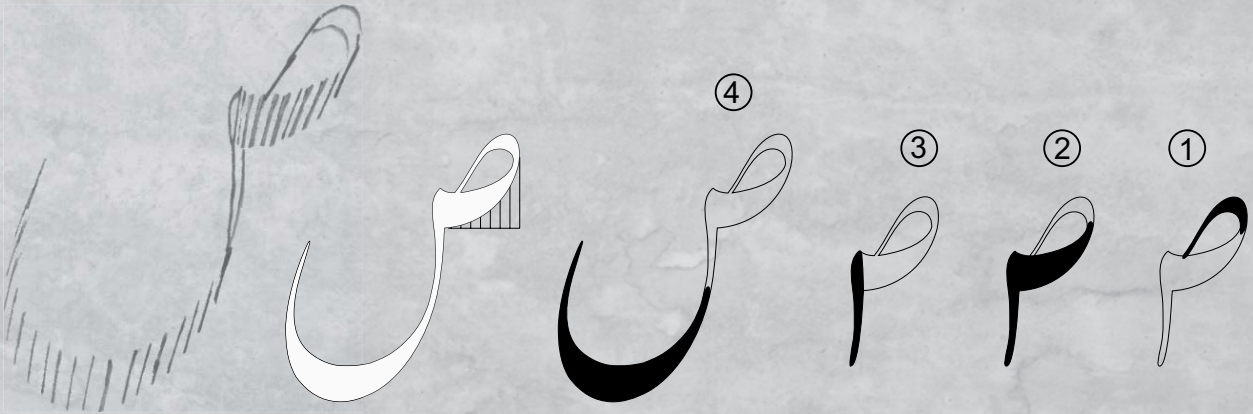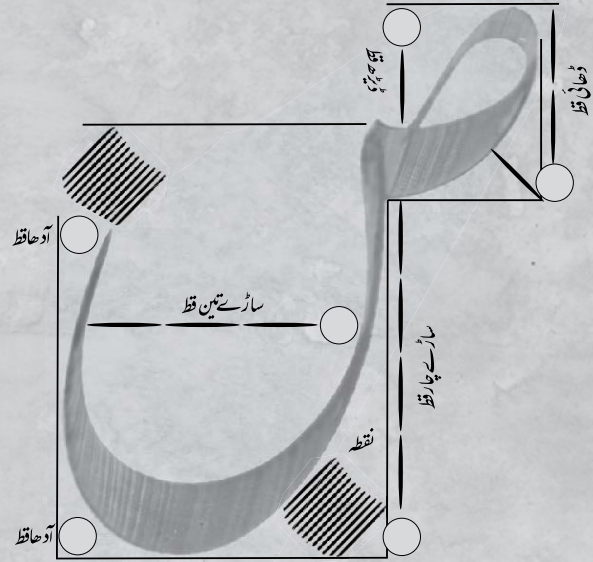
"ط" طوء

(1) طے کا آغاز ساڑھے تین قط الف کے ساتھ ایک قط کھلا اور آدھے قط سے قدرے زیادہ موٹی گولائی کے ساتھ "ط" کا سر بنایا جاتا ہے۔

(2) اب نیچے پڑی "ز" مکمل ملائیں

(3) "ط" کے سر کے اوپر سے الف دو قط رہ جاتا ہے۔

ایک قدرے قدرے زیادہ

دو قط

ربع

آدھا قط

ڈھائی قط

ایک قط

1

2

3

1

نزول حقیقی

2

3

صعود مجازی

نزول ضعیف

1

2

3

4

5

6

7

8
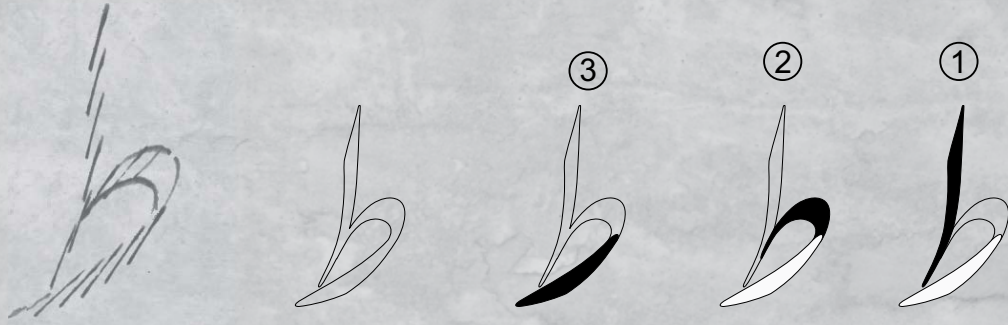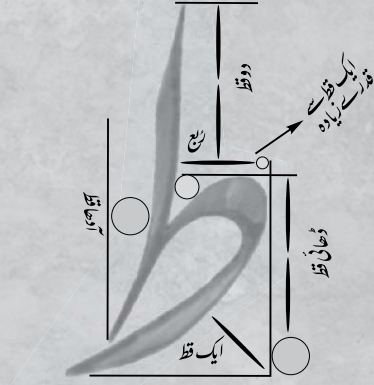
''ع'' عین

(1) عین کے سر کا آغاز قلم کی نوک سے ہوگا۔ پھر قلم کی حرکت خمیدہ ہوتے ہوئے ایک قط کھلا اور آدھے قط سے قدرے کم موٹی گولائی میں بنایا جاتا ہے۔

(2) اسی نقطے کے دائیں طرف والے نوک سے ایک قط آگے اور ایک قط نیچے باریک سی گردن بنائیں۔

(3) اس کے بعد گردن قدرے دائیں طرف مائل تین قط لمبی بنائی جاتی ہے۔

(4) تیسرا حصہ دائرہ ہے جو کہ عموماً ساڑھے تین، پونے چار قط کھلا اور دو قط گہرا ہوتا ہے اور قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

(5) دائرہ لکھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ دائرہ اندر سے بیضوی شکل میں ہو۔

"ف" فے
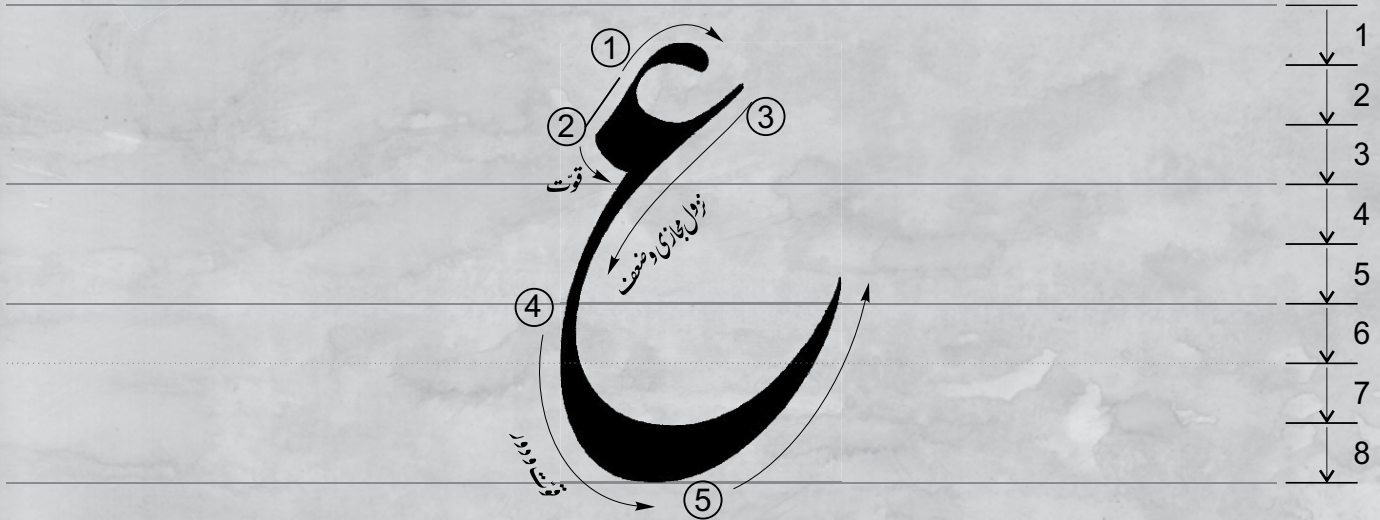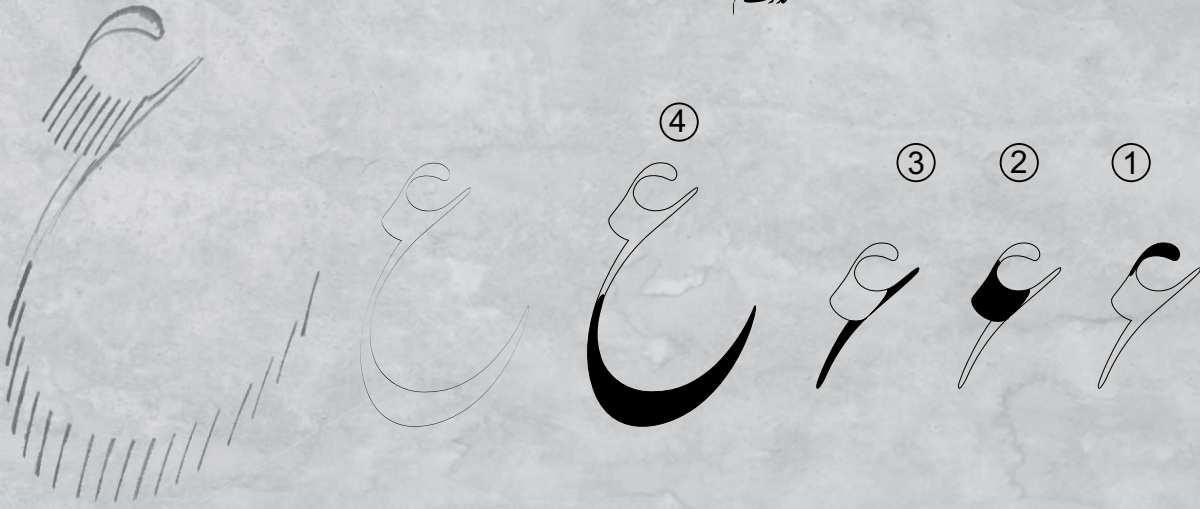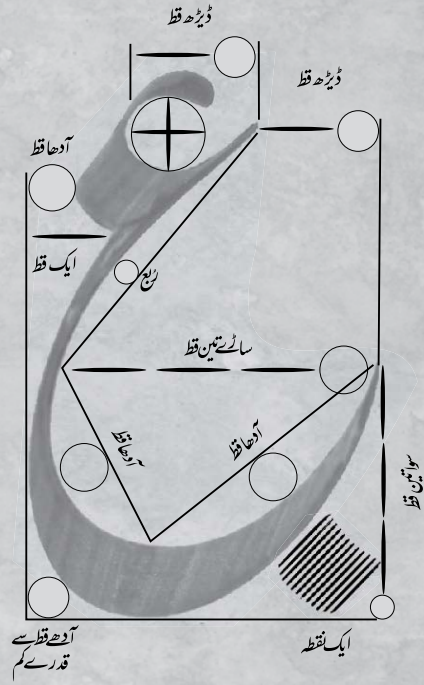
(1) فے کا سر نقطہ مدوّرہ کے اُوپر آدھے قط کے قلم کے گھماؤ سے مکمل ہوتا ہے۔

(2) اور قدرے نیچے کی طرف آکر "ت" یا "ب" کشیدہ لگا کے "ف" مکمل کی جا ہے۔

(3) چار، ساڑھے چار یا پانچ قط تک ترکیب (composition) کی ضرورت کے مطابق لمبی رکھی جا سکتی ہے۔

(4) 2/3 حصے میں نزول اور 1/3 حصے میں صعود ہوتا ہے۔
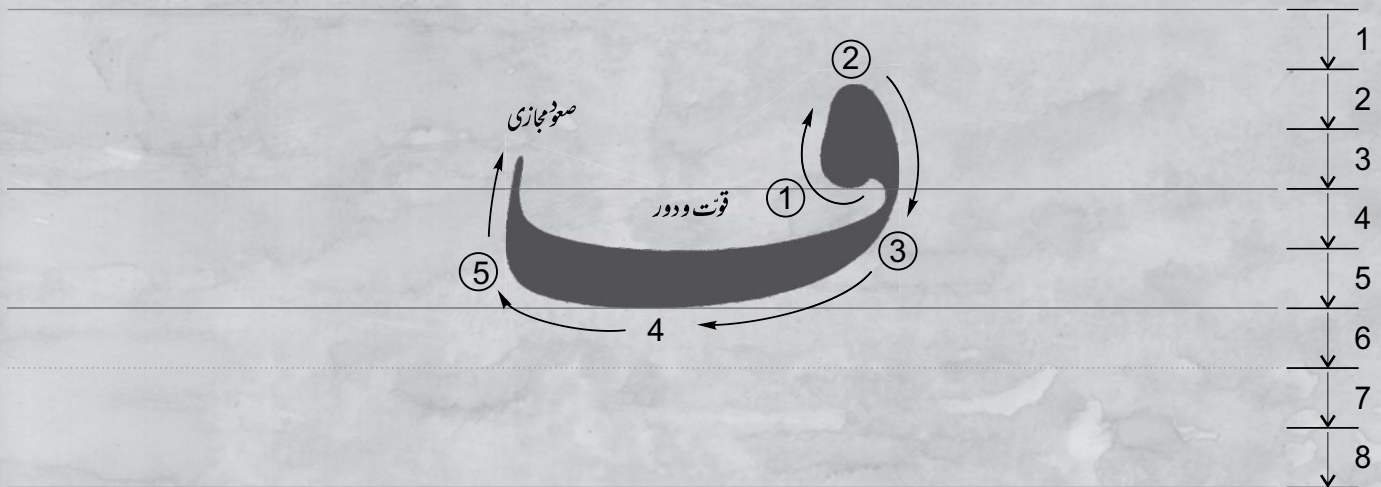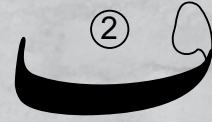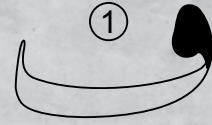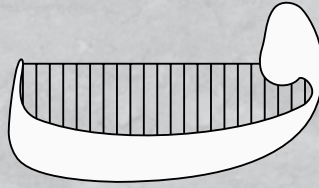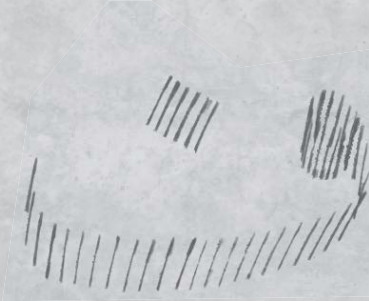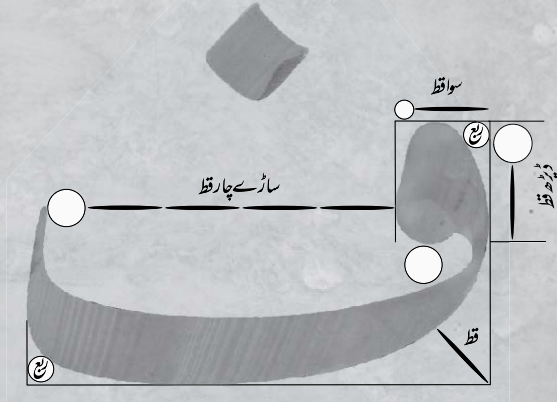
"ق" قاف

(1) قاف کا سِرا بھی "ف" کے سر کی طرح بنتا ہے لیکن آخر میں قلم ایک قط نیچے کی طرف لٹکایا جاتا ہے

(2) دوسرا حصہ دائرہ ہے۔ جو کہ دائیں سے لیکر دو قط گہرا اور ساڑھے تین قط کھلا قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

(3) دائرے کا اختتام "ق" کے گردن کی ابتدا سے ایک نقطے نیچے ہوتا ہے۔
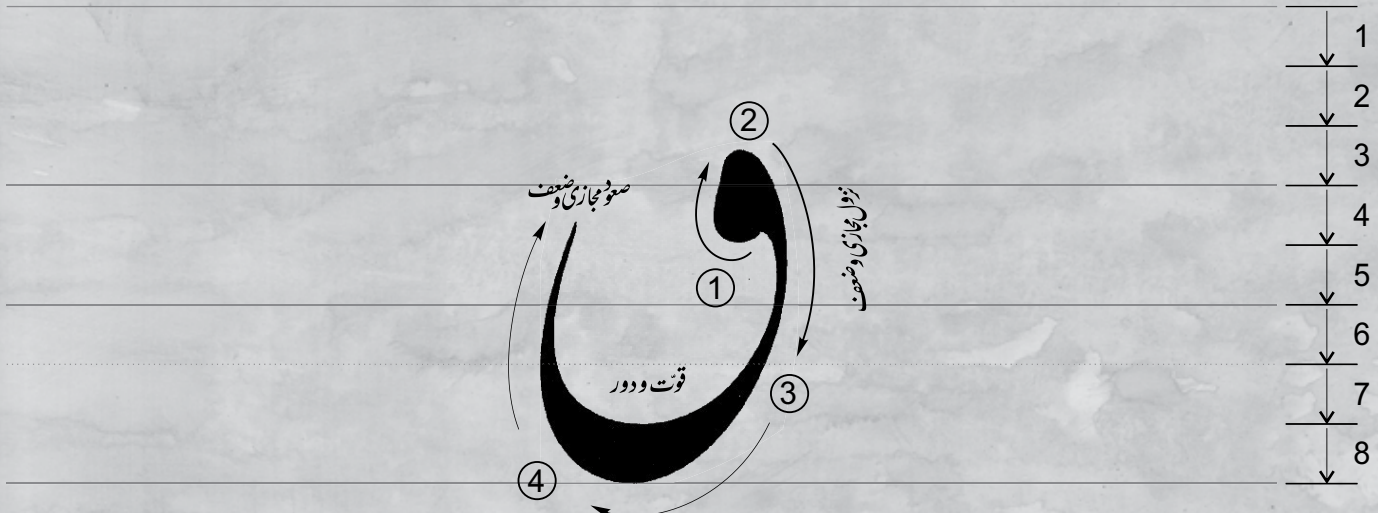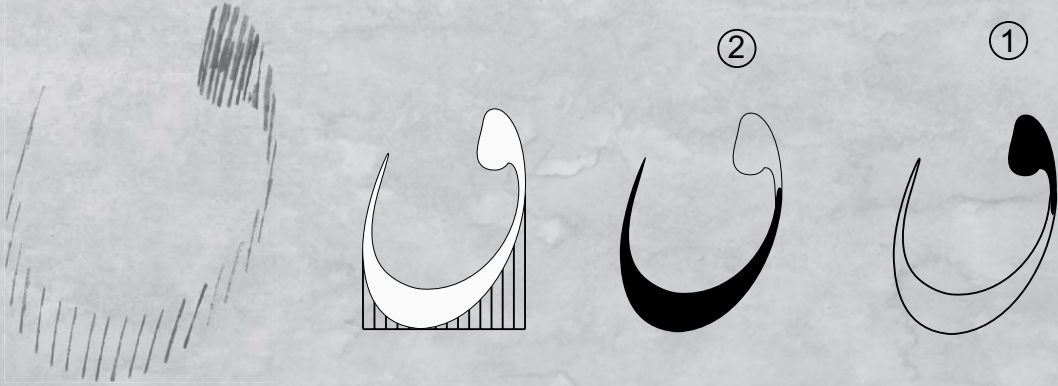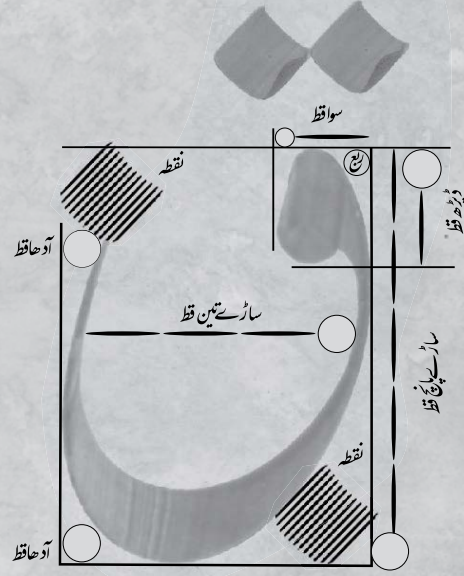
"ک" کاف
(1) کاف لکھنے کے لئے پہلے تین قط ا کا الف ڈالیں۔
(2) اب الف کے ساتھ "ب" کشیدہ لگائیں اور کاف مکمل کریں۔
(3) نو سے لیکر بارہ قط تک ترکیب (composition) کی ضرورت کے مطابق لمبی رکھی جاسکتی ہے۔
(4) 2/3 حصے میں نزول اور 1/3 حصے میں صعود ہوتا ہے۔
نو قط سے بارہ قط تک
ایک نقطہ
آدھا قط
ایک نقطہ
نزول حقیقی
قوت وسطح
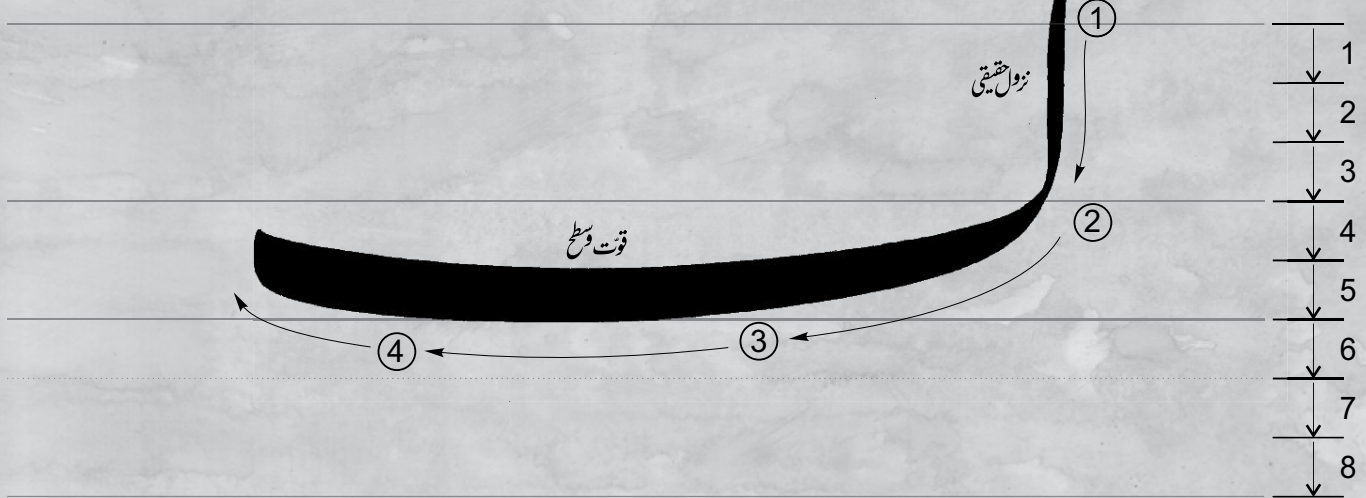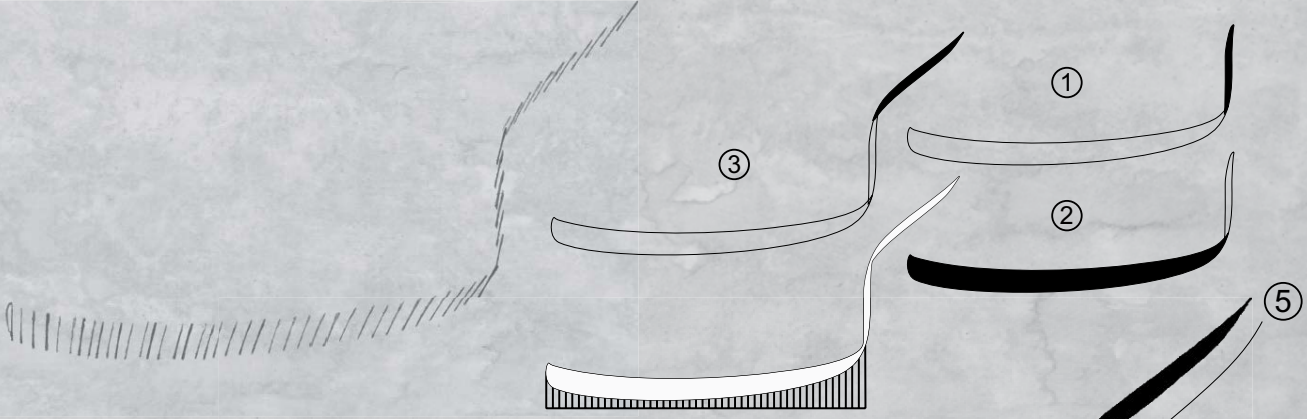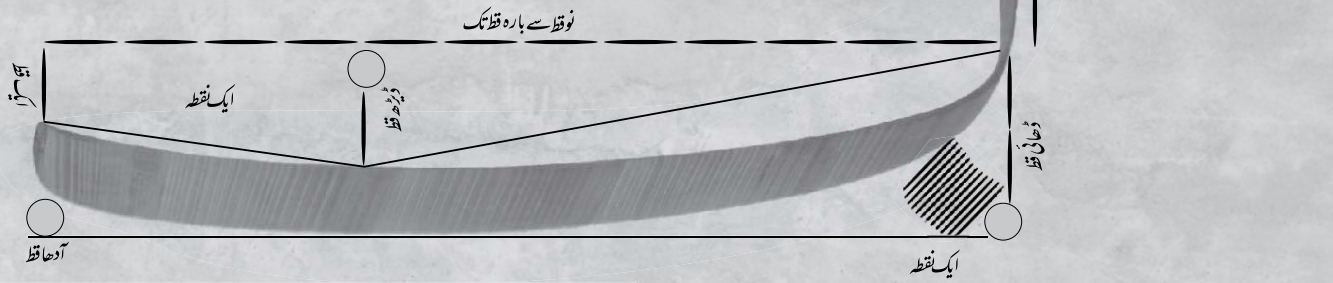
"ک" کاف کی دوسری شکل

(1) کاف کی دوسری شکل لکھنے کے لئے پہلے چار قط کا الف ڈالیں

(2) اب تین، ساڑھے تین یا چار قط کی "ت" لگائیں۔

(3) چار، ساڑھے چار یا پانچ قط تک ترکیب (composition) کی ضرورت کے مطابق لمبی رکھی جا سکتی ہے۔

(4) 2/3 حصے میں نزول اور 1/3 حصے میں صعود ہوتا ہے۔
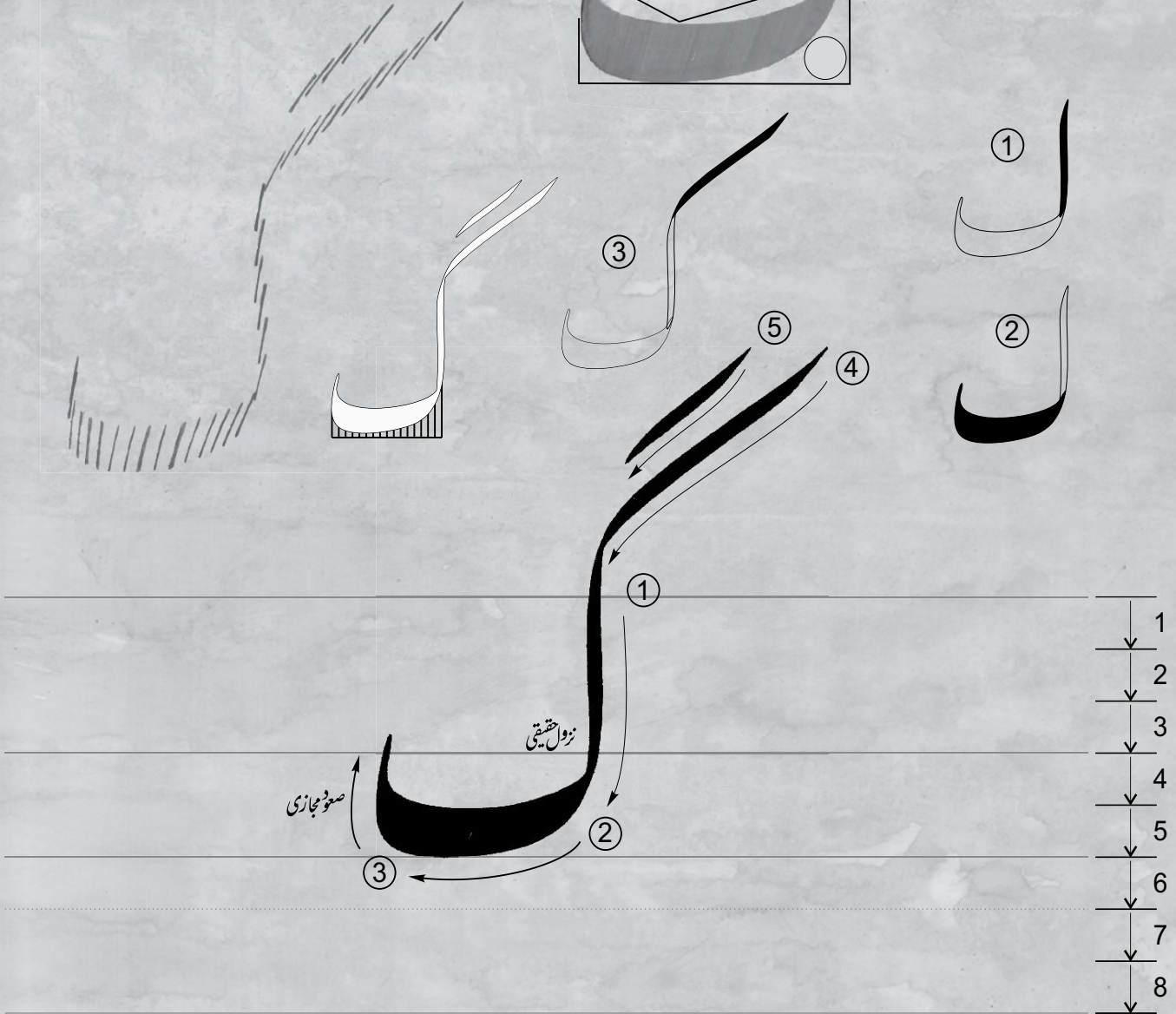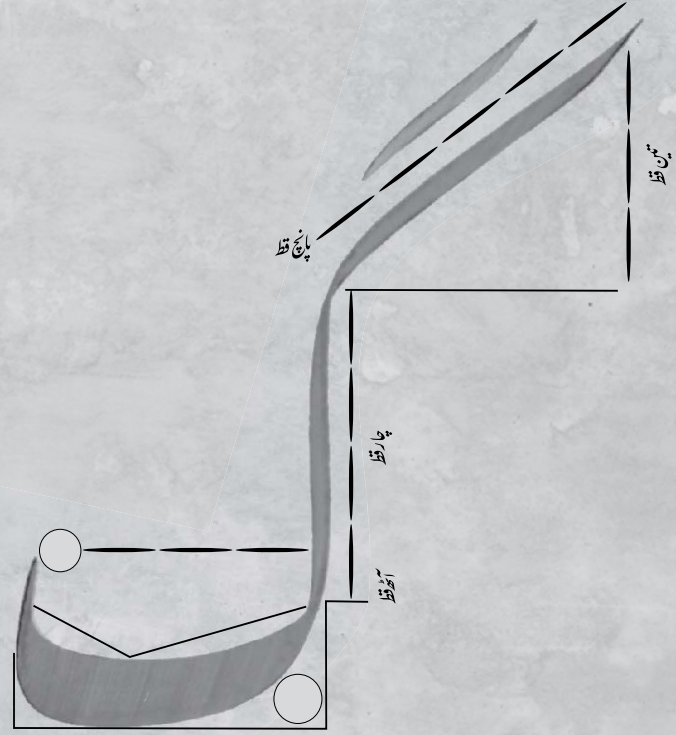
"ل" لام
(1) لام کے لئے پہلے پانچ قط کا الف ڈالیں
(2) دوسرا حصہ دائرہ ہے جو کہ دائیں سے لیکر دو قط گہرا اور ساڑھے تین قط
کھلا قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے
واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔
آدھا قط
ساڑھے تین قط
نقطہ
آدھا قط
1
2
نزول حقیقی
صعود مجازی و ضعف
قوت و دور
3
1
2
3
4
5
6
7
8
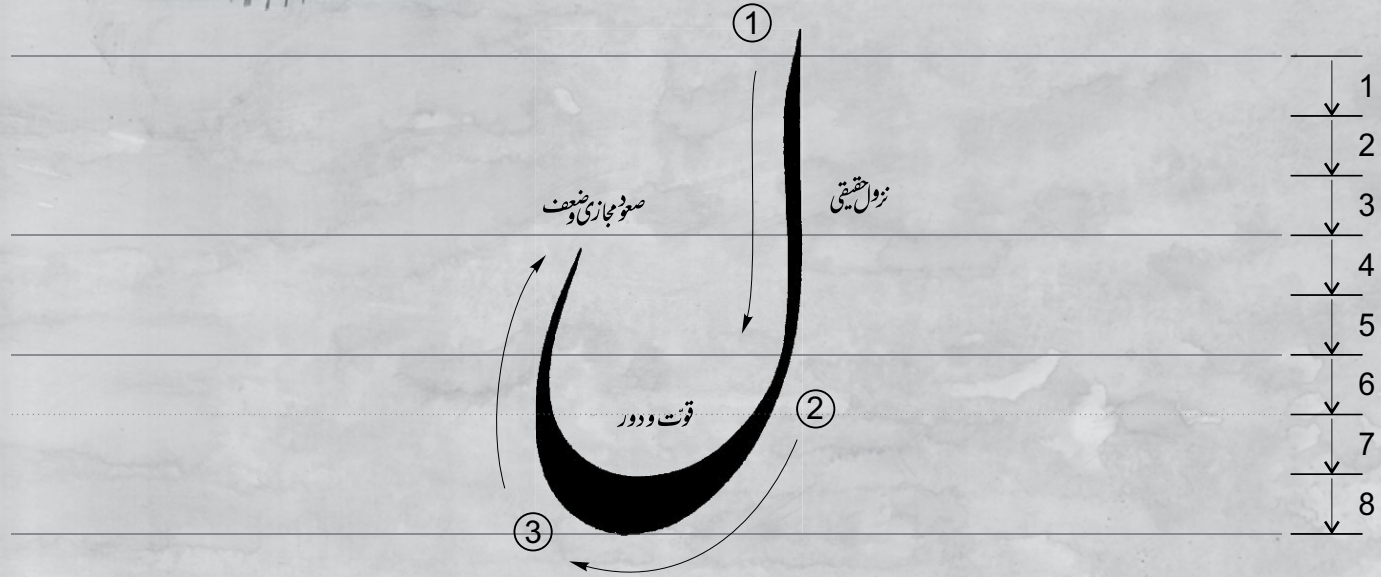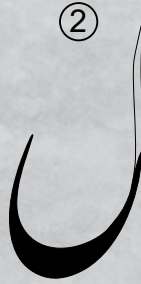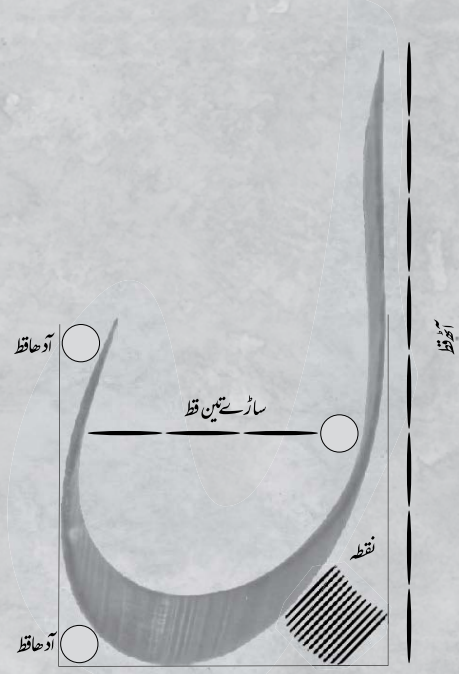
"م" میم

(1) میم کے لئے پہلے ایک نقطہ اُوپر سے خمیدہ رکھتے ہوئے ڈالیں

(2) پھر قلم کو بتدریج ترچھا کرتے کرتے دو قط کی گردن ڈالیں. جو کہ ایک قط نیچے کی طرف جھکی ہوئی بائیں طرف نکلی ہو

(3) اب نیچے پانچ قط کا الف بائیں طرف خمیدہ ڈالیں

(4) میم نیچے سے اسطرح دکھے جیسے نصف دائرے والا حرف "ل"
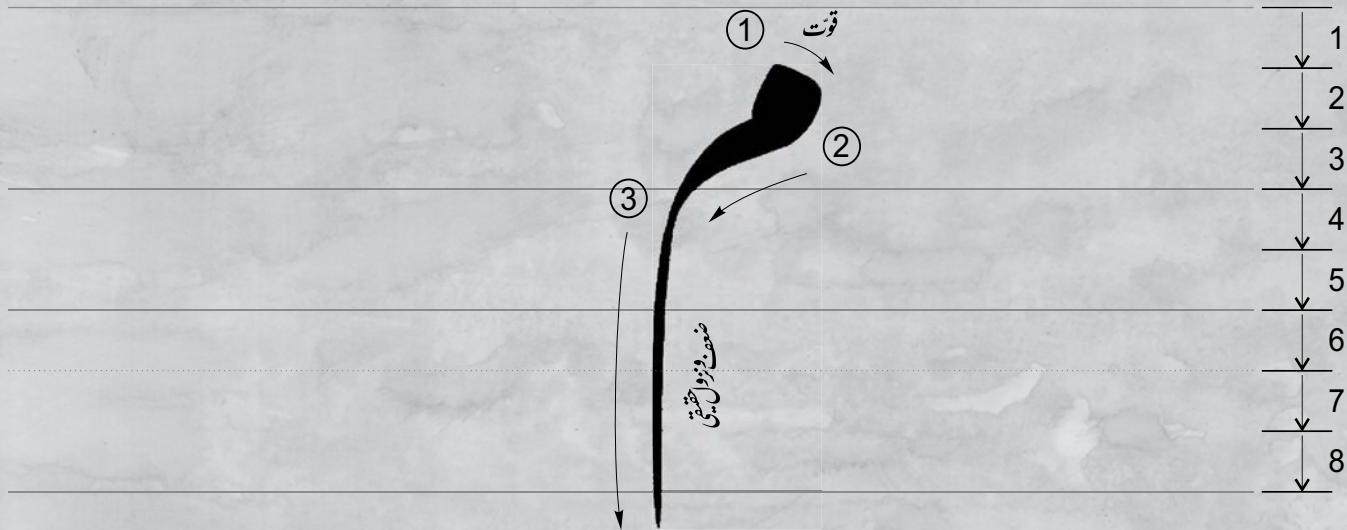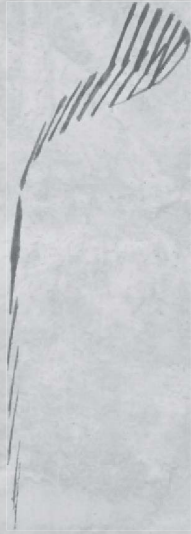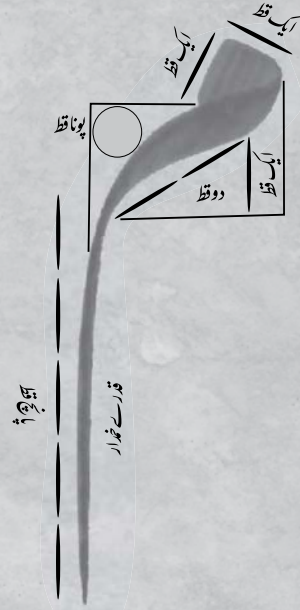
"ن" نون

(1) نون کے لئے پہلے الف تین قط کا ڈالیں

(2) دوسرا حصہ دائرہ ہے۔ جوکہ دائیں سے لیکر دو قط گہرا اور ساڑھے تین قط کھلا قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

(3) دائرے کا اختتام "ن" کے گردن کی ابتدا سے ایک نقطہ نیچے ہوتا ہے۔

نقطہ
آدھا قط
ساڑھے تین قط
ساڑھے پانچ قط
نقطہ

1 2

صعود مجازی وضعف
نزول
قوت و دور

1 2 3 4 5 6 7 8
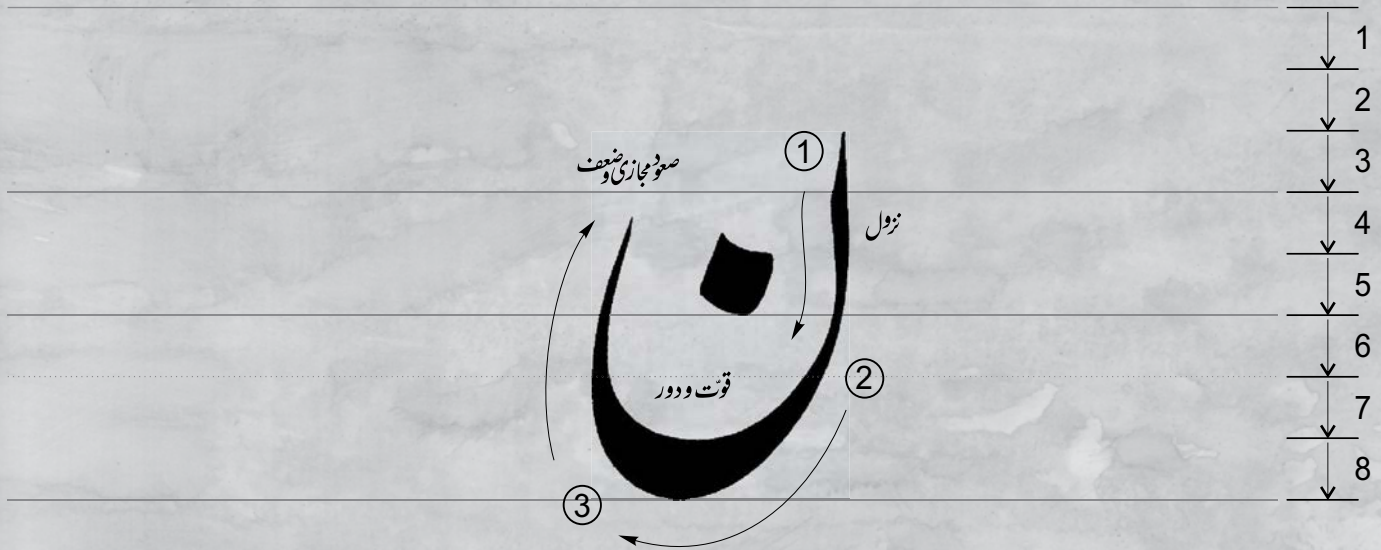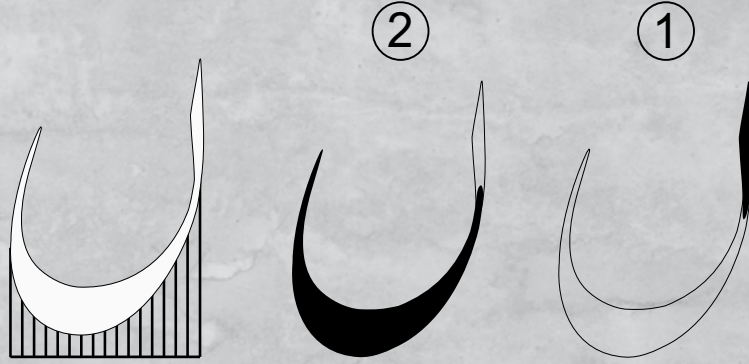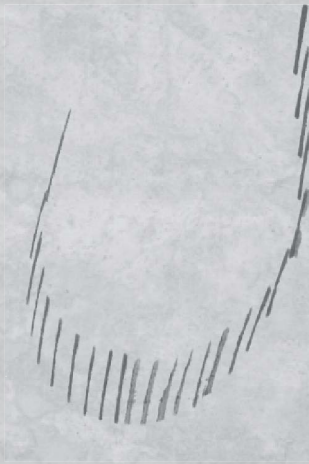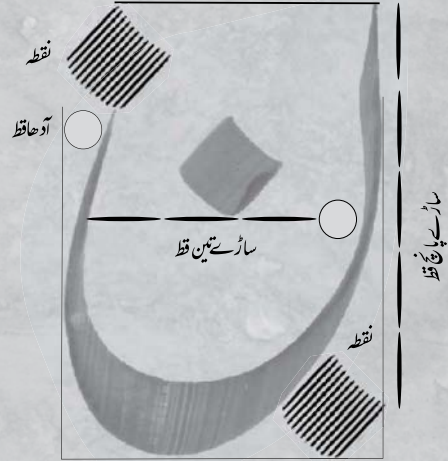
"لا" لام الف

(1) پہلے تین قط کا الف ڈالیں

(2) ایک قط کا نصف نقطہ ڈالیں جو کہ اُوپر سے اندر کی طرف گول ہو

(3) پھر ایک اور الف ڈالیں جو کہ پہلے والے الف سے قدرے نیچے ہو اور آخر میں قدرے زیادہ خمدار ہو۔

"و" واو

(1) واو کے لئے "ق" کا سِرا اور "ر" کا پیر لگا کر مکمل کریں۔

"ہ" گول

(1) ایک قط کا نقطہ مدّورہ حرف "د" کی طرح ڈالیں۔

(2) نیچے سے حرف "ص" کے سر کے پہلے حصے کی اُلٹی شکل بنائیں۔

(3) گول "ہ" کی سفیدی اندر سے ایک قط سے قدرے کم ہے۔
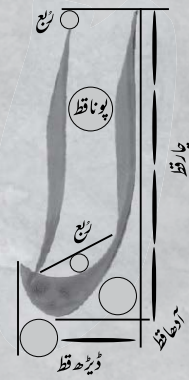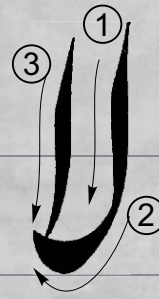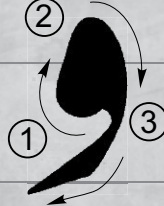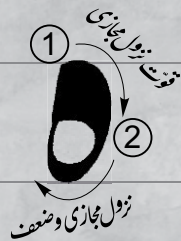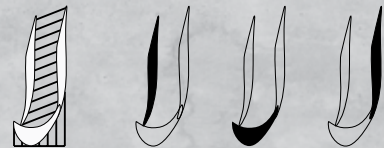
حرف "ہ" کی مختلف اشکال

شکل 1 یہ "ہ" ایک قط مربع میں آدھے قط کی موٹائی سے بنتی ہے قلم کا قط رکھ کے اوپر والے نوک سے قط کے آخر تک آدھا قط موٹا ایک گول دائرہ بنائی جاتی ہے۔ اسکے بعد بائیں طرف ایک قط نیچے اور دو قط لمبی ترچھی حرکت کھینچیں۔

شکل 2 یہ ہ ڈیڑھ قط کے ایک مثلث میں آدھے قط سے قدرے کم موٹائی میں بنتی ہے۔ دائیں آنکھ آدھا قط کا اور بائیں آنکھ ایک قط سے قدرے کم ہے۔ نیچے سے ایک باریک دو قط کی حرکت بنائیں۔

شکل 3 دو قط نیچے بائیں طرف قلم کی ترچھی حرکت کو واپس بائیں طرف اوپر لاتے ہوئے سرِ ص کے مشابہ حرکت لگائیں۔

شکل 4 اس "ہ" کا اوپر والا حصّہ سرِ ص اور نچلا حصّہ "ط" کے مشابہ بنایا جاتا ہے۔ اب "ش" کی کشش لگائیں جو کہ آخر میں ایک قط اوپر اٹھا ہو۔

شکل 5 یہ "ہ" دو قط بائیں طرف نیچے قلم کھینچنے سے بنتی ہے۔
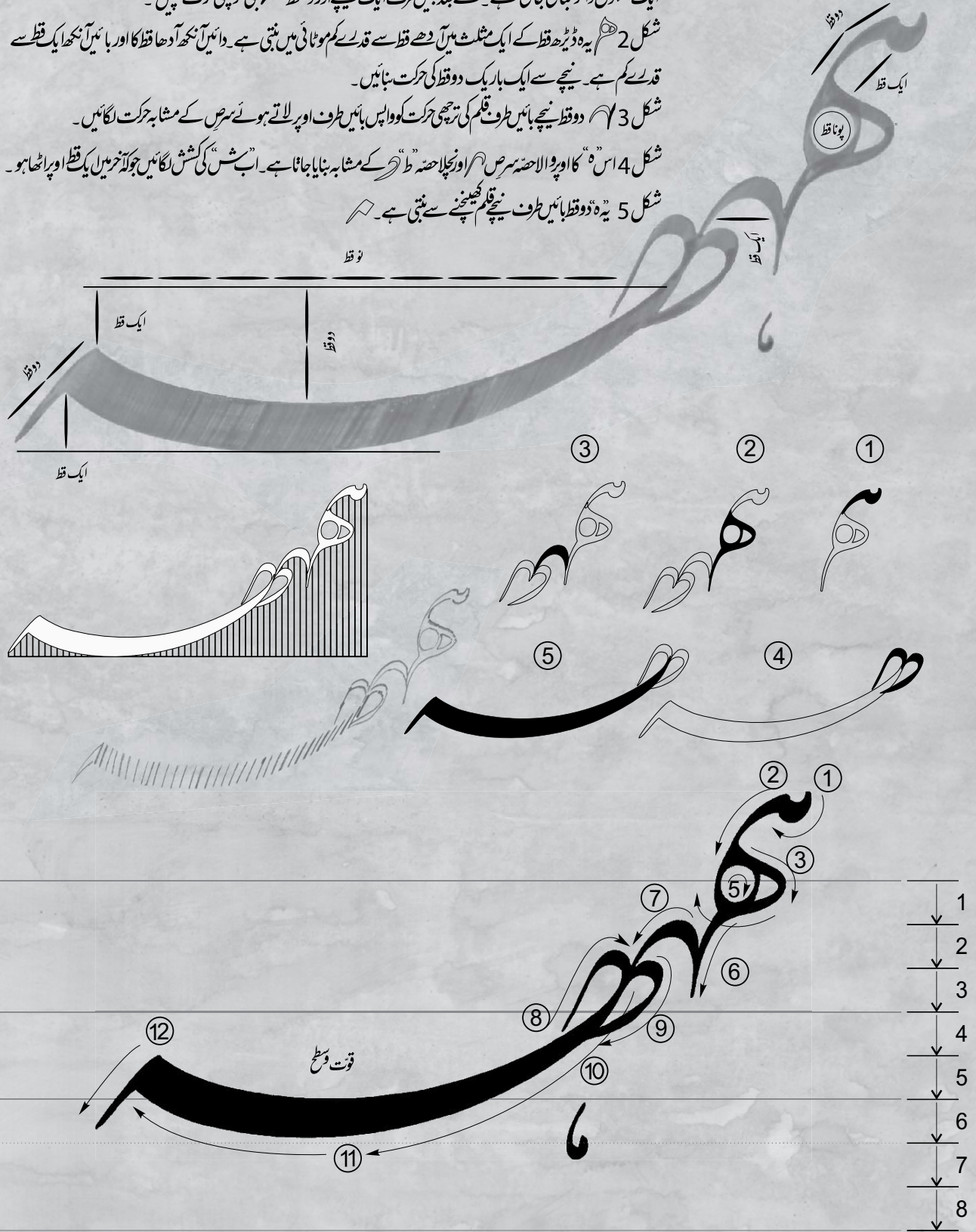
"ی" چھوٹی ے

(1) چھوٹی "ی" کا سِرا بنانے کیلیئے پہلے قط لگا کرایک قط بائیں طرف نیچے جاتے ہوئے دو قط کی ترچھی حرکت کھینچیں۔

(2) اب ایک قط نقطہ مدّورہ ملائیں جو اُوپر نیچے نوکدار ہو۔

(3) اب دائرہ ہے جو کہ دائیں سے لیکر دو قط گہرا اور تین قط کھلا قلم کے بھرپور گھماؤ کے ساتھ بیضوی شکل بناتے ہوئے واپس اُوپر کی طرف ترچھا اُٹھایا جاتا ہے۔

”ے“ یائے مجہول
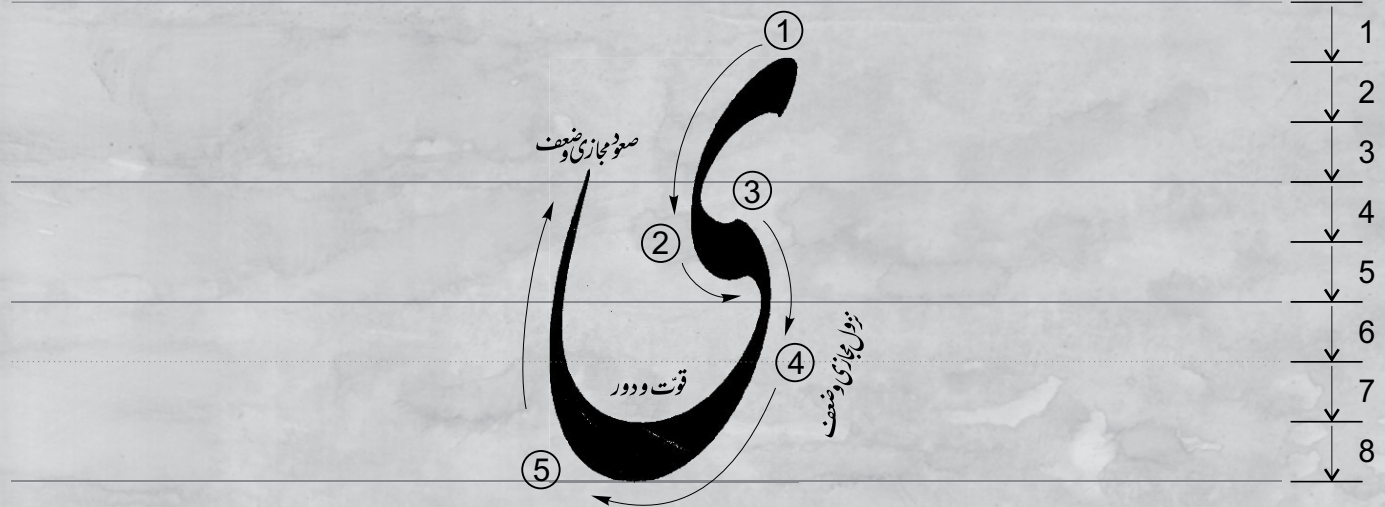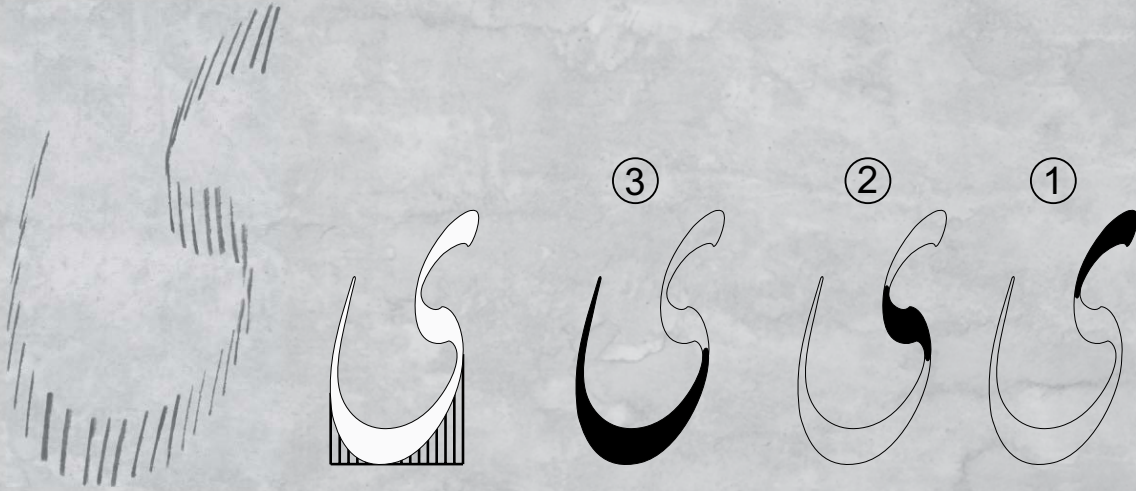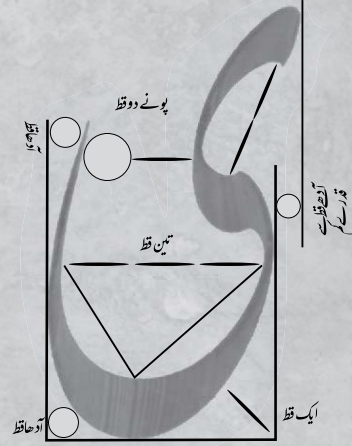
(1) پڑی ر دو قط کا ڈالیں اور ایسا لگے جیسے دو پڑی ”ر“ ایک دوسرے کے ساتھ اُوپر نیچے سے ملی ہو ۔

(2) اس کے بعد ”ب“ کشیدہ کی شکل لگائیں جو ترکیب (composition) کی ضرورت کے مطابق لمبی رکھی جاسکتی ہے ۔

(3) 2/3 حصے میں نزول اور 1/3 حصے میں صعود ہوتا ہے ۔

مرکبات

با بب بت بج بد بر بس بش بص بط بع بف
بق بک بگ بل بم بن بو به بھ بلا بی بے

جا جب جت جج جد جر جس جش جص جط جع جف

جق جک جگ جل جم جن جو جہ جھ جلا جی جے

سا سب ست سج سد سر سس شس سص سط سع سف

سق سک سگ سل سم سن سو سھ سہ سلا سی سے

صا صب صت صج صد صر صس صش صص صط صع صف

صق صک صگ صل صم صن صہ صھ صو صلا صی صے

طا طب طت طج طد طر طس طش طص طط طف طع

طق طک طگ طل طم طن طو طہ طھ طلا طی طے

عا عب عت عج عد عر عس عش عص عط عع عف
عق عک عگ عل عم عن عو عہ عھ علا عی عے

فا فب فت فج فد فر فس فش فص فط فع فف
فق فک فگ فل فم فن فو فھ فه فلا فی

کا کب کت کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کق کک کگ کل کم کن کو کہ کھ کلا کی کے

ما مب مت مج مد مر مس مش مص مط مع مف

مق مک مگ مل مم من مو مه مھ ملا می

ہا ہب ہت ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف

ہق ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ہہ ہھ ہلا ہی ہے

آ

ا

ب پ ت ٹ ث

ج چ ح خ

د ڈ ذ ر ڑ ز ژ

س ش ص ض ط ظ

ع غ ف ق ک گ

ل م ن و ہ ء ی ے

بھ پھ تھ ٹھ

جھ چھ دھ ڈھ ڑھ

کھ گھ لھ مھ نھ

کلمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
خورشید رقم

یا ذوالجلال والاکرام
خورشید رقم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا
ط
صدق اللہ
سنہ ۱۴۰۱ھ
خورشید رقم

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید
فتبارک اللہ احسن الخالقین
رشید رقم
۱۴۰۱ھ
الحمد للہ رب العلمین

سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیم
رقم خورشید
۱۴۱۱ھ

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ
صدق الله العظیم
رجب المرجب ۱۴۰۳

النّجات فی الصّدق
خورشید رقم رمضان المبارک ١٤٠

سُبحَانَ رَبّیَ الاعلیٰ
رجب ۱۴۰۳
رقمِ خورشید

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الجنة تحت أقدام الأمهات
كتبه: خورشيد عالم خورشيد رقم ١٤٠٣ھ

الحلم سيّد الاخلاق
كتبه اضعف الخطاطين
خورشید عالم خورشید رقم محرم ١٤٠٨

اغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم
ربیع الاول ۱۴۰۰
خورشید رقم
لاہور

فِدَاکَ اَبِّی وَاُمِّی یَارَسُوْلَ اللّٰہ
ربیع الاول ۱۴۰۰
کتبہ : خورشید عالم خورشید
رقم

غریقِ بحرِ عصیانم
دخیلک یا رسول اللہ
رقم خورشید
۱۴۰۰

شفاعت یا نبی اللہ
گنہگارم سیہ کارم
صلی اللہ علیہ وسلم
خورشید رقم
سنہ ۱۴۰۰ھ

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
حُبّك الشّیء یُعمي ویُصمّ
خورشید رقم
١٤٠٧

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را
یکم اپریل ۱۹۷۹ء
خورشید رقم

ترکیبات

بر زمینی کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود
کتبہ خورشید عالم ۱۹۷۶ء
خورشید رقم لاہور

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
غالبِ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است
محرم ۱۳۹۱ھ
کتبہٗ خورشید عالم برائے القلم لاہور

مَرحبا اے عشقِ خُوش سَودائے ما

ای طبیبِ جُملۂ عِلّت ہائے ما

مولانا روم علیہ الرحمۃ

کتبہٗ خورشید عالم خورشید رقم ۱۳۹

دانش میں خوفِ مرگ سے مطلق ہوں بے نیاز
میں جانتا ہوں موت ہے سُنّت رسولؐ کی
۱۳۹۸ھ
خورشید رقم

هزار بار بشویم دهن بمشک و گلاب
خورشید عالم خورشید رقم صفر ۱۴۰۰
هنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبیست

اپنی خاکسترِ سمندر کو ہے سامانِ وجود
خورشید رقم
۲ اپریل ۷۹ء
مر کے پھر ہوتا ہے پیدا یہ جہانِ پیر دیکھ
اقبالؒ

دنیا اگر دہند نخیزم ز جائے خویش
من بستہ ام حنائے قناعت بپائے خویش
رقمہ خورشید
حررہ صفر ۱۴۰۰ھ

الٰهی غنچهٔ امید بگشای
گُلی از روضهٔ جاوید بنمای
خورشید رقم صفر المظفر سنہ ۱۴۰۰ھ جامیؒ

مُسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زمان پیشِ نظر لا یُخلِفُ المیعاد دار
اقبالؒ
خورشید رقم
۲؍اپریل ۸۰ء

در خرمن کائنات چو کردیم نگاه

یک دانہ محبت است باقی همه کاه

خورشید رقم صفر المظفر ۱۴۰۰

بلبل ز ادب پا ننهد در صفِ گلزار
خورشید رقم شهر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰
تا گل بہ طلبگاریِ او لب نگشاید

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
خورشید رقم ربیع الاول ۱۴۰۰
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید این جا

اگر سیاه دلم داغِ لاله زارِ توام
وگر کشاده جبینم گلِ بهارِ توام
اقبالؒ
جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰
خورشید رقم

ہر چیز بہاری و خزانی دارد
سرسبز بہ چار فصل گلزارِ قلم
خورشید رقمہٗ جمادی الآخر
۱۴۰۰

نسخۂ کونین را دیباچہ اوست
جملہ عالم بندگان و خواجہ اوست
جامی
خورشید رقم
شعبان ۱۴۰۰ھ
۱۹۸۰ء

گرم است بهر زمانه بازارِ قلم
قربت کابلی
بهتر ز همه شغل بُود کارِ قلم
خورشید رقم
رجب ۱۴۰۰ھ

دُرِ دریای سَرمد است علی رض
جانشینِ مُحمّد است علی رض
رمضان المبارک ۱۴۰۰
خورشید عالم خورشید رقم

جامی نشانِ منزلِ مقصود می‌دہد

خورشید رقم رمضان المبارک

اے سالکانِ راہِ طلب اَینَ تذہبون

وليس بعامرٍ بنيانُ قومٍ
اذا اخلاقهم كانت خراباً
كتبه خورشيد رقم
شوال المكرم ١٤٠٠ھ

ما نداریم غمِ دوزخ و سودائے بہشت
خورشیدِ عالم خورشید رقم
ہر کجا خیمہ زدے اہلِ دل آنجا آیند
سعدیؒ
شوال المکرم ۱۴۰۰

صد هزاران کیمیا حق آفرید
کتبہ خورشید عالم خورشید رقم
کیمیائے همچو صبر آدم ندید
مولنا روم
صفر ۱۴۰۱ھ

مرا ز پیرِ طریقت نصیحتی یاد است
کتبہ خورشید عالم خورشید رقم ذیقعد ۱۴۰۰
کہ غیرِ یادِ خدا ہر چہ ہست بر باد است

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر
اقبال
ربیع الاول ۱۴۰۲
کتبہ خورشید عالم خورشید رقم

نظر ہے ابرِ کرم پر درختِ صحرا ہوں

کیا خدا نے نہ محتاجِ باغباں مجھکو

اقبالؒ

۲۴ جنوری ۱۹۸۳ء

کتبہٗ خورشید رقم

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ

سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

۱۴۰۳ھ

کتبہٗ خورشید رقم

منم و کنجِ خمولے کہ نگنجد در وے
جز من و چند کتابے و دواتے و قلمے
جمادی الاخریٰ ۱۴۰۳
خورشید عالم خورشید رقم

هر گیاهے کہ از زمین روید
وحده لا شریک له گوید
شوال ۱۴۰۳ھ
خورشید رقم

بمصطفیٰ ﷺ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است
خورشید عالم خورشید رقم
علامہ اقبال رح
رجب

آسمان بار امانت نتوانست کشید
کتبه خورشید عالم خورشید رقم
قرعهٔ فال بنام من دیوانه زدند
حافظ شیرازی
۱۴۰۳

نوازشِ دلِ ما کُن کہ دل نواز توئی
بساز کارِ غریبان کہ کارساز توئی
شوال المکرم ۱۴۰۴ھ
کتبہ خورشید عالم خورشید رقم

بر خلقِ خدا بجز نکوئی
مردانِ خدا نمی پسندند
رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ
کتبہ حسن فی خورشید عالم خورشید رقم

تُندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عُقاب
کتبہ خورشید عالم خورشید رقم
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کیلیے
سنہ ۱۴۰۸ھ

وَمَن تَكُن بِرَسُولِ اللّٰهِ نُصرَتُهُ
إِن تَلقَهُ الأُسدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ
كتبه خورشيد عالم خورشيد رقم
رجب ١٤٠٧ھ

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
كَتَبَهُ خُورْشِيدْ عَالَمْ خُورْشِيدْ رَقَمْ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

هو الحبيب الذي ترجى شفاعته
لكل هول من الاهوال مقتحم
خورشید رقم

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی
یاایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما
کتبہ خورشید رقم
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم
جنوری ۱۹۸۷ء

یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لا الٰہ الا اللہ
اقبالؒ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
کتبہ خورشید عالم خورشید رقم
سنہ ۱۴۰۸ھ

عِلم کا موجُود اور فقر کا موجُود اور
اَشہدُ اَن لا اِلٰہ اَشہدُ اَن لا اِلٰہ
اقبالؒ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
محمد سید الکونین و الثقلین
و الفریقین من عرب و من عجم
رجب ۱۴۰۷
خورشید رقم

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

اگر گیتی سراسر باد گیرد
خورشید رقم ۱۴۱۵ھ
چراغِ چشتیاں ہرگز نمیرد

تو آں شہبازِ قصرِ لامکانی

باشکالِ تعیّنہا خرامی

بمن یکجرعہ از دردِ نہاں بخش

ز سوزِ حافظ و سعدی و جامی

کلام شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ غلام سدید الدین خانقاہ معظمیہ معظم آباد

جوہری

عِصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا

پر تو نے دِلِ آزردہ ہمارا نہ کیا

ہم نے تو جہنّم کی بہُت کی تدبیر

لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

کتبہ خورشید عالم خورشید رقم رجب المرجب ۱۴۰۳

سرودِ رفتہ باز آید کہ ناید؟
نسیمے از حجاز آید کہ ناید؟
سر آمد روزگارِ این فقیرے
دگر دانائے راز آید کہ ناید؟

کتبہٗ خورشید عالم جانشین زریں رقم سنہ ۱۳۹۷ھ

در هر کاری بحق توکل بهتر
در محنت و غم صبر و تحمل بهتر
مسکینی و فقر و نامرادی صد بار
از سلطنت و تخت و تجمل بهتر

کتبه خورشید عالم خورشید رقم شوال المکرم ۱۴۰۰

ده یارِ نبیؐ مبشّر آمد بجنان

هستند ابوبکرؓ و عمرؓ هم عثمانؓ

دیگر علیؓ و سعدؓ و سعیدؓ است و زبیرؓ

با طلحہؓ ابوعبیدہؓ عبدالرحمنؓ

سنہ ۱۴۰۰ھ

کتبہ خورشید رقم

تو غنی از هر دو عالم من فقیر

روزِ محشر عذرهائی من پذیر

ور حسابم را تو بینی ناگزیر

از نگاهِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پنہاں بگیر

بندۂ درگاہ : خورشید عالم ۱۴۰۰ھ

هوالمتین

ای از کرمت امیدوارم
جز رحمت تو کس ندارم
لطفی کن و دستگیر من شو
ای فیض رسان جملہ عالم

جنوری — کتبہ خورشید عالم خورشید رقم — سنہ ۱۹۸۷ء

بندۂ پروردگارم امتِ احمد نبیؐ

دوستدارِ چار یارم تابعِ اولادِ علیؓ

مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرتِ خلیلؑ

خاکِ پائے غوثِ اعظمؒ زیرِ سایہ ہر ولی

خورشید رقم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدمت علی الکریم بغیر زاد

من الحسنات والقلب السلیم

فحمل الزاد اقبح کل شیء

اذا کان القدوم علی الکریم

کتبہ: خورشید عالم مخمور لاہور

چو آئی سوی من چون گل پس از مردن ببوی تو

روان چون جان بتن آید تن من از کفن بیرون

شد آن جان جہان دامن کشا چون از چمن بیرون

روان دادن جان مرغان چمن گوئی ز تن بیرون

کتبہ خورشید عالم خورشید رقم رمضان

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

خورشید الرقم

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ

یارب درِ خلق تکیہ گاہم نکنی

محتاجِ گدا و پادشاہم نکنی

موئے سیہم سپید کردی بکرم

با موئے سپید رُو سیاہم نکنی

خورشید رقم   صفر ۱۴۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین
الرحمن الرحیم مالک یوم
الدین ایاک نعبد و ایاک
نستعین اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم و لا الضالین
آمین
خورشید رقم
رمضان المبارک ۱۴۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ
بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

خورشید رقم

منظرِ روشِ ایوانِ بهشت است اینجا

حدقهٔ چشمِ ملک قالبِ خشت است اینجا

پای از سر کن و آهسته باهسته خرام

عارفان خوابگهِ خواجه چشت است اینجا

در ازل هرچه که شد ثبت به لوحِ محفوظ

خواجه بر سنگِ درِ خویش نوشت است اینجا